البلاغ میڈیا پیش کرتے ہیں

«القاعدہ الجہاد کے بلاد خراسان شوریٰ جماعت کے رکن»

شیخ عبد الماجد عبد الماجد حفظہ اللہ

سے ملاقات

مركز الاعلامي
RIBAT MEDIA CENTER

البلاغ میڈیا پیش کرتے ہیں القاعدہ الجہاد کے بلاد خراساں شوریٰ جماعت کے رکن

شیخ عبد الماجد عبد الماجد حفظہ اللہ سے ملاقات

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہی، ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہی، اس کی مغفرت اور اس سے ہدایت، اللہ ہمیں نفس کے اور ہمارے برے اعمال کے شر سے بچائے، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جو گمراہی میں پڑ جائے اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، واحدہ لاشریک، اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

سب سے پہلے ہم اپنے جہادی ذرائع ابلاغ کے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں، خصوصی طور پر البلاغ میڈیا، الفلوجہ اسلامک فورم کا ان تمام کوششوں کے لئے جو وہ سچ اور سچائی کا مذہب لوگوں تک پہنچانے کے لئے کر رہے ہیں، ہم ان کو یاد دلاتے ہیں پراپیگنڈہ کی اہمیت ان فورمز پر، اور یہ کہ میڈیا کی جنگ بھی میدانوں میں لڑی جانے والی جنگوں سے کم شدید نہیں، ہمارا معاملہ اس قدر اہم ہے کہ اب یہ دنیا کا سب سے اہم معاملہ بن چکا ہے، فی الحقیقت لوگوں کو خبریں پڑھنے اور سننے نہیں دیا جا رہا جب کہ وہ انتظار میں ہیں، بیقرار دلوں اور ہمہ تن گوش کانوں کے ساتھ، ہماری طرف سے جاری کی گئی کسی چیز کے لئے، یہاں جہادی میڈیا کا کردار شروع ہوتا ہے۔

میرا مشورہ تمام جہادی میڈیا کے ساتھیوں کے لئے ہے کہ وہ اللہ کی ذات سے تقویت حاصل کریں، صبر کریں، لگن اور استقلال کے ساتھ محنت کریں اور اچھائی کا ساتھ دیں اور برائی سے روکیں، اللہ سے دعا کریں، سیدھی صاف اور خشوع خضوع کے ساتھ، اور جس کے لئے پیغام آج نہ آیا اس کے لئے کل آئے گا، اجر کی امید کریں اور یقین رکھیں کہ دعوت اور جہاد ایسے فرائض ہیں جو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیے جا سکتے، یہ تمام ہتھیار ہیں جو مقرر ہوے ہیں ایک مبلغ کے لئے تاکہ وہ سچائی کا پیغام پھیلاتا رہے اور باطل کا رد کرتا رہے، اللہ کے فضل سے ہم اسلامی فورمز میں پراپیگنڈا مہم کے ثمرات دیکھ رہے ہیں، جس کو امت کے تمام حلقوں کی طرف سے پذیرائی ملی ہے، اور اس نے مجاہدین کو جہاد میں مدد دی ہے، وہ جانتے ہیں کہ مجاہدین کے پیچھے ان کے بھائی ہیں جو ان کا

دفاع کرتے ہیں اور ان کا دفاع کرتے ہیں دشمن کے جھوٹوں کے خلاف جو ہر بری بات مجاہدین سے منسوب کر دیتے ہیں، الحمد للہ اول وآخر، جو بھی شخص اسلام سے تعلق رکھتا ہے اس کا دفاع کیا جارہا ہے میدان اور پراپگنڈہ کے محاذوں پر، ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ جہاد اور پراپگنڈا اس وقت ہمارے لئے ہوا اور پانی جیسی اہمیت رکھتے ہیں- یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہیں تا آنکہ مقصد حاصل ہو جائے- اللہ کو خوش کرنے کے لئے اس کی فرمانبرداری کے لئے اور اس اعتماد کے جو کہ اس امت کے بیٹوں کے کاندھوں پر ڈالا گیا ہے جس کا راستہ قرآن متعین کرتا ہے اور تلوار جسے پورا کرتی ہے ہم ان کو یاد دلاتے ہیں کہ اللہ کے لئے دعوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے- اللہ فرماتا ہے:

"آپ ان سے کہدیں، یہ ہی میرا راستہ ہے، میں اللہ ہی کی طرف بلاتا ہوں، ایسے شواہد پر آنکھوں دیکھے جیسے ہیں، میں اور جو کوئی بھی میری تقلید کرے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں"

سوالات اور ان کے جوابات

البلاغ میڈیا: ایک سوال جو بہت سوں کو پریشان کرتا ہے، اگر صلیبی غاصب ممالک کو اندرونی حملوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو آپ کا ردعمل کیا ہوگا؟ کیا آپ خوش ہوں گے یا یہ ایسی چیز ہے جو آپ نہیں چاہتے؟ براہ مہربانی وضاحت فرمائیں؟

شیخ عبدالماجد : الحمدللہ رب العالمین اصلوت و السلام علی رسولہ الکریم

ہم یہاں ایک اعلان کرتے ہیں کہ عزیز بھائی اور محترم قائد جناب مصطفیٰ ابوالیزید اپنی اہلیہ اور تین بچوں اور نواسی سمیت شہید ہوگئے ہیں، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے آمین۔

اگر فلسطینی اپنے ملک کے اندر نشانہ بنائے جاسکتے ہیں الاقصیٰ کو تباہ کیا جاسکتا ہے، گھروں پر قبضہ کیا جاسکتا ہے، حرمتیں پامال کی جاسکتی ہیں، علماء کو قید کیا جاسکتا ہے، مجاہدین کو پھانسی پر لٹکایا جاسکتا ہے، ہمارے بچوں کو فاسفورس کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے،

ہماری دولتیں یہود اور صلیبیوں کی جانب سے لوٹی جاسکتی ہیں، اور ہم پر صلیبیوں کے کٹھ پتلی افراد زبردستی حکمران بناکر ٹھونسے جاسکتے ہیں، تو آپ کا صلیبیوں کو ان کے ملک کے اندر نشانہ بنانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ہماری زمینیں اور مقدس مقامات ان کی زمینوں سے زیادہ پاک ہیں ہماری عورتیں ان کی عورتوں سے زیادہ عزت والی ہیں اور ہمارے بچے ہمیں ان کے بچوں سے زیادہ پیارے ہیں، ہم اچھائی کی طرف ہیں اور وہ بدی کی طرف، ہمارا ٹھکانہ جنت ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم، تو یہ پریشانی کیسی ؟؟؟ ہم اداس تو تب ہوں جب ہم حرکت نہ کریں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اور اگر کوئی اپنا دفاع کرتا ہے بعد اس کے کہ اس کے ساتھ ظلم ہوا ہو تو اس پر کوئی الزام نہیں، الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور حد سے بڑھ جاتے ہیں زمین میں اور حقوق پامال کرتے اور انصاف نہیں کرتے، ایسوں کے لئے دردناک سزا ہے-

البلاغ میڈیا: اس وقت سرزمین عزت ووقار میں جہاد کی کیا کیفیت ہے یعنی حالات کیسے ہیں عمومی طور پر مجاہدین کے اور خصوصی طور پر قائدین کے، جہاد کس مرحلے تک پہنچ چکا ہے اور آپ ہم کو کیا خوش خبری دے سکتے ہیں؟

شیخ عبدالماجد : الحمدللہ رب العالمین اصلوت و السلام علی رسولہ الکریم

جہاد کے عمومی حالات دنیا بھر کے محاذوں میں اچھے ہیں، چاہے وہ خراسان ہو عراق ہو صومالیہ ہو الجزائر یا دوسری جگہیں ہوں، اسلامی تحریک اور امت کے نوجوان، عزیز برادران، اب اس اندھیرے اور دھوکے سے باہر آگئے ہیں جو دشمن پھیلا رہا تھا، مختلف درجات میں کامیابیوں کے ساتھ ساتھ - میرا مطلب جیسا کہ میں نے کہا کہ پیغام حق اب امت کے ہر فرد کی پہنچ میں ھے، یہ مطلب میرا تھا اندھیروں اور دھوکے سے باہر آنے سے، مجاہدین جہاد اور دعوت میں اب ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں سے واپسی ممکن نہیں، اور یہ وہ مرحلہ ہے جو ہمارا بہت اہم مقصد تھا، یہاں میں خود اور اپنے بھائیوں جو کہ دین کے لئے کام کر رہے ہیں کی مثال پیش کروں گا، جو حق کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری لئے ہوئے ہیں، یہاں میں خصوصی ذکر ان اسلامی فورمز کا بھی کروں گا جو اپنا ذمہ بخوبی ادا کر رہے ہیں اور اس صبح نو کو مزید روشن بنا رہے ہیں جس سے اللہ امت کے نوجوانوں کا

راستہ روشن فرمائے گا،انشاءاللہ اوران کو دہائیوں یا صدیوں سے چھائی بے یقینی کو ختم کرنے اور جھوٹ کی سچ سے ملاوٹ دور کرنے کی توفیق عطافرمائے گاانشاءاللہ

عزیزبھائی اگرآپ مجھ سے کسی مخصوص شخصیت یا کسی مخصوص محاذ کا پوچھ رہے ہیں،الحمدللہ ہم سب بہت بہتر حال میں ہیں اوراللہ کے فضل میں دن ورات گزاررہے ہیں،میں آپ سے یہ بات مستقبل کی کسی امید کی بناء پر نہیں موجودہ حقائق کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں،اگرہم اس چیز کی طرف واپس مڑجائیں جس کی طرف سے ہم اپنا چہرہ پھیر چکے ہیں،اوراپنی پسند کا فیصلہ کریں کہ آیا ہم یہاں خراسان،سرزمین جہاد میں رہنا چاہتے ہیں یازمین کے کسی دوسرے خطے میں،توہم وہی جگہ پسند کریں گے جہاں عزت سے زندگی گزاری جائے-

آپ برادران میرے آرٹیکل "جدوجہد کے کنارے... مقاصداور کامیابیاں "اور"بین الاقوامی جہاداور افغانستان کا محاذ "سے استفادہ کرسکتے ہیں،کیوں کہ اس میں عام چیزیں اوراصول ہیں جس سے مجاہدین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

البلاغ میڈیا : آپ ذرائع ابلاغ میں ہوتے جہاد کو کیسے دیکھتے ہیں اس کے نتائج کو کیسے دیکھتے ہیں اور آپ کی جانب سے اس کے لئے کیارہنمائی ہے؟کیاآپ نے ابودجانہ الخراسانی رحمہ اللہ کے بعد اپنا نظریہ اس بارے میں تبدیل کیاہے؟اور کیا شیخ مہربانی فرماکرایک پرخلوص دعامیرے لئے فرمائیں گے کہ اللہ میرادل صاف فرمادے اور میرے حالات صحیح فرمادے؟

شیخ عبدالماجد : الحمدللہ رب العالمین اصلوت و السلام علی رسولہ الکریم

حدیث میں جو کہ روایت ہے احمد، الدارمی،ابو داؤد اور نسائی اوردوسروں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ وہ فرماتے ہیں کہ ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ کفر کے خلاف اپنے مال،لوگوں اورزبانوں سے جہاد کرو۔

ذرائع ابلاغ کا جہاد، جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی، اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچا رہا ہے، ایسا پیغام جو اس کے ماننے والے اچھی طرح سے لوگوں تک نہ پہنچائیں وہ جلد ختم ہو جاتا ہے، اسلام کی فطرت اور انسانی جبلت میں فطری تعلق کا مطلب یہی ہے کہ دعوت میں کی گئی ایک چھوٹی سی کوشش ایسی ثمر مند ہوتی ہے جس کے پھل کو اللہ بڑھاتا ہے۔

جہاں تک میرا نظریہ ذرائع ابلاغ کے جہاد کے بارے میں ہے وہ نہیں بدلا، داعیان اصلیت میں تو مجاہد ہیں اور اس کا الٹ بھی اتنا ہی صحیح ہے، شیخ السلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایسے علاقوں میں رہے جہاں سے دوسرے لوگ رخصت اختیار کر رہے تھے، کامیاب داعیوں کے پر اخلاص دل تھے، ایک خالص اور کامیاب پکار منافق کے دل سے پیدا نہیں ہوتی، اس موضوع پر میں ان تمام لوگوں کو جو اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں یاد دلاؤں گا کہ وہ سید قطب رحمہ اللہ کی ایک چھوٹی سی کتاب "افراہ الروح"، ایک اہم اور مفید کام، جو یہ بتاتی ہے کہ جو بات دل سے نکلی ہوتی ہے وہ دوسرے دل تک پہنچتی ہے، اللہ ابو دجانہ پر رحم فرمائے اور ان کو شہداء میں قبول فرمائے۔

میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے دلوں کو منافقت سے، زبانوں کو جھوٹ سے پاک فرمائے اور ہماری حالت کو اچھا فرمائے، اور ہمیں وہاں کامیاب فرمائے جو اس کو پسند ہو اور جس سے وہ خوش ہو، آمین۔

البلاغ میڈیا : میں، سیاسی میڈیا کی جانب سے طالبان کی اسلامی امارات پر ہونے والی عوامی بحثوں سے متعلق فکر رکھتا ہوں جو ایران سے اچھے تعلقات کے متعلق ہیں، اور یہ میں شیخ ابو محمد المقدسی کے امارات کے شیروں کے لئے پیغام اور ملّا صاحب کے لئے مشورے کی وجہ سے نہیں کہ رہا، اللہ کی قسم ہم اپنے طالبان بھائیوں کے لئے اپنی ذاتوں سے زیادہ فکر مند ہیں۔

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

امت مسلمہ کا دوسری اقوام کی طرف فلاح اور بھلائی کرنا قرآن سنت سے ثابت ہے، جیسا کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے ثابت ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا

مومنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہت اچھا ہوتا ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں (۱۱۰)

شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ نے یہ فرض پورا کیا جو کہ ہر ایک اس پر کرنا لازم ہے جو اسے کر سکے، صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دین اچھے مشورے (نصیحہ) کا نام ہے" ہم نے عرض کی "کس لئے؟" فرمایا: "اللہ کے لئے، اللہ کی کتاب کے لئے، اللہ کے رسول کے لئے، مسلمان قائدین اور عام مسلمانوں کے لئے"

ہمیں اس موضوع پر بہت سے سوال ملے ہیں اور میں اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے بھائی القاعدہ اور طالبان، اور دوسرے مجاہدین جنھوں نے ہجرت کی اور دین کے لئے جہاد کیا، کوئی بھی ان چیزوں یا دوسرے معاملات میں غلطیاں قبول نہیں کریں گے، تو مشورہ دیں اور یاد دہانی کرائیں اپنے یہاں موجود بھائیوں کو سب سنتے ہیں اور کوئی مشورے سے اوپر نہیں، اجتہادی غلطیاں کرنے والی شخصیات چاہے وہ کوئی بھی ہوں مقدس مقصد کو بدنام کرنے والوں کے برابر نہیں کیوں کہ ہمارا راستہ لمبا اور مشکل ہے اور غلطیاں ہونگی، ہم اللہ سے مدد مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو کسی بھی غلطی سے محفوظ رکھے، حقیقت یہ ہے کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ مجاہدین، امت کے ہراول دستے، جنھوں نے ایک اعلیٰ امارہ اپنے خون اور شہداء کی اجسام سے کھڑی کر دی ہے، اپنے ہتھیار پھینک کر جہاد کا میدان چھوڑ کر چل دیں گے صرف زبان کی ایک لغزش کی وجہ سے، ہم اپنے بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں اور یہاں ذکر کرتے ہیں اپنے طالبان بھائیوں کا کہ انہوں نے اپنے رسالے الصمود کے والیوم، میں، طالبان فکر کے بنیادی ستون، میں لکھتے ہیں:

اسلامی امارہ، آرٹیکل نمبر ۳: بین الاقوامی قانون میں اپیل کرنے سے انکار، اقوام متحدہ اس کے قوانین اور اس کی قرار دادوں کا انکار۔

آرٹیکل نمبر ٤: اللہ کے دین سے فرمانبرداری اور باطل پرستوں سے کوئی سودے بازی نہیں ہو گی۔

آرٹیکل نمبر ٦: جمہوریت کو کفر قرار دینا اور اس کو جاہلیت کا دین قرار دینا۔

آرٹیکل نمبر ٧: امت کا اتحاد اور جاہلانہ قبایلیت سے انکار۔

البلاغ میڈیا: ہمارے انصار اور مہاجر مجاہد بھائی جو دشمن کی قید میں ہیں ان کا کیا حال ہے؟ کیا ہم ان کی رہائی کی خوش خبری جلد سنیں گے، انشاءاللہ؟ کیا ان میں سے کچھ مرتد عرب ریاستوں کی طرف ملک بدر کیے گئے ہیں؟ کیا ان کی آمد کے بعد ان کی قید ختم ہو گئی ہے؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

پوری امت پر فرض ہے کہ وہ مسلمان قیدیوں کو رہا کرائے، ان کا ذمہ ہمارے کاندھوں پر ہے اور ہمارے ذہن جب تک آرام میں نہیں آئیں گے اور ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے یہاں تک اللہ ان کی آزادی کا معاملہ فرمادے، جب تک اللہ ہمیں یہ نصیب فرماتا ہے ہم سب کو دعا کرنی چاہیے، آخری حملہ اس مقصد کے لئے کچھ دن قبل کیا گیا بگرام جیل پر، جہاں آپ کے بھائیوں کا ایک بہادر جتھا جیل پر حملہ آور ہوا اور کئی دشمنوں کو اس طرح زخمی کیا کہ امت کا دل خوش ہو جائے، اس آپریشن پر تفصیلی اعلان بعد میں کیا جائے گا انشاءاللہ۔

مجاہد قیدی ساتھیوں میں سے کچھ تو واقعی اپنے ملکوں کی طرف ملک بدر کیے گئے ہیں، کچھ رہا ہو گئے ہیں مگر ان کی نگرانی کی جا رہی ہے، اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ان کو آزاد فرمائے اور ہمیں اس کام کے لئے منتخب فرمائے آمین۔

البلاغ میڈیا : آج کل جنگ ذرائع ابلاغ میں لڑی جارہی ہے -کفر آپ کو دہشت گرد اور کرائے کے قاتل دکھانے کے لئے خوب پیسہ بہار ہا ہے، آپکا میڈیا صرف انٹرنیٹ پر ہے اور بہت سے مسلمان انٹرنیٹ پر نہیں جاتے، غاصب حکمران جہادی سائٹس بند کردیتے ہیں، خاص طور پر عرب میں، آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کا جہاد اور آپ کی آواز کیسے لوگوں تک پہنچے گی؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوال پوچھنے والے مسلمان دنیا کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں، تاریخ کے صفحے الٹیں، قدیم وجدید، جہاد اور مجاہدین کی خبریں پڑھیں، صبح ریڈیو کھولیں مجاہدین اور ان کے دشمنوں کے بارے میں خبریں جاننے کے لئے، سنیں سویت یونین کا کیا بنا، امریکہ دس سال پہلے کہاں تھا اور اب کہاں ہے، وہ دشمنان جنھوں نے ہمارے ممالک پر حملہ کیا اللہ نے ان سب کو مجاہدین کے ہاتھوں رسوا فرمادیا۔

جہاں تک ہمارے پیغام کے پہنچنے کا سوال ہے، دعوت مختصراً اور ناقابل تردید طور پر ہمارا ہتھیار ہے اس موقع پر، اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے

کہ دو، یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، ان نشانات پر جو اتنے ہی صاف ہیں جیسے
کہ آنکھوں دیکھے، میں اور جو کوئی حق کی اتباع کرے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں
مشرکین میں سے نہیں ہوں

جہاد کے پہیوں کے چلنے سے ساتھ ہی ساتھ دعوتی سرگرمیوں کے آغاز سے آپ دیکھیں گے کیا چیز ترجیح ہے انشاءاللہ، ہم نے جیسے کہ پہلے کہا کہ اسلام کا پیغام انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ اس کی مقبولیت بہت زیادہ ہے لوگوں میں چاہے اس کو پہنچانے کے ذرائع کمزور ہی کیوں نہ ہوں، جہادی میڈیا کی کامیابی کے بہت سے اشارے موجود ہیں، ہم یہاں کچھ کو مثال کے طور پر بیان کرتے ہیں.

جیسا کہ امریکی اور دیگر مغربی لیڈرز کا اعتراف ہے کہ وہ میڈیا میں جنگ ہار رہے ہیں جب ان کا سامنا مجاہدین کے میڈیا سے ہوتا ہے

اسلامی خیالات اور تصورات کا پھیلاؤ اور مسلمان امت کے نوجوانوں میں جہادی جذبہ بیدار ہونا

جہادی فورمز پر آنے والوں کی تعداد اور ان کی مطبوعات کو پڑھنے والوں میں اضافہ

اور جہادی میدانوں میں مجاہدین کا ایک سیلاب جو امنڈ آیا ہے

جہاں تک سوال کرنے والے کی موقف کہ بہت سے مسلمان انٹرنیٹ پر نہیں جاتے، اور جہادی سائٹس بلاک کر دی جاتی ہیں، اور مسلمانوں کے گھروں تک پیغام پہنچانے میں دشواری، میں کہتا ہوں مسلمان تو وہ ہیں جو مجاہدین کی تلاش کرتے ہیں اور ان کی مطبوعات کو ڈھونڈتے ہیں یہ ایک ناقابل مقابلہ حقیقت ہے کہ اگر کتابی مارکیٹ ہر طرف سے خالی بھی ہو چکی ہو تب بھی یہ مجاہدین کی طرف سے خالی نہیں رہے گی، لوگ اب مجاہدین کو سنتے اور پڑھتے ہیں کسی اور سے بھی زیادہ، مجھے یاد ہے وہ دن جب شیخ اسامہ حفظہ اللہ نے ایک کتاب کا حوالہ دیا ایک ادیب کی جانب سے جو مغرب میں بہت کم جانے جاتے تھے، ان کی کتاب کی فروخت ایک دم آسمانوں سے بات کرنے لگی، سوال کرنے والے بیشک جانتے ہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور اس کے کیا نتائج ہیں، الحمدللہ۔

البلاغ میڈیا : میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اور آپ کی جدوجہد پر رحمت فرمائے، یہ آپ سے مخفی نہیں کہ مجاہدین کا پیغام پہنچانا امت پر ایک عظیم اثر ڈال رہا ہے امت اپنی روایات اور ماضی بہت حد تک کھو چکی ہے کیوں کہ مجاہدین لیڈروں کے دیے سبق اور تقریریں محفوظ نہیں ہیں، شیخ عبداللہ بن عزام رحمہ اللہ شیخ تمیم کو مجاہدین کی کرامات کے بارے میں ہی اکسا رہے تھے جب انہوں نے فرمایا کہ "ہم آئندہ نسلوں کے لئے لکھ رہے ہیں"۔ ہاں، اگر آپ، جنہوں نے اپنے خون سے تاریخ لکھی ہے، آنے والی نسلوں کے لئے نہیں لکھیں گے تو کون لکھے گا؟ مہربانی فرما کر تصدیق کریں اگر آپ اس مشورے سے متفق ہیں، تو آپ کیوں مجاہدین دانشوروں اور قائدین کے

خطبات محفوظ نہیں کرتے، یہی وہ کام ہے جو شیخ ابو مصعب سوری نے کیا، ان کا کام گوریلا کاروائیوں اور امت کی حالت زار کے بارے میں، اور ہم نے اس سے فائدہ اٹھایا

میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے آپکا ساتھی بنائے، ہمیں اپنے راستے میں قبول فرمائے، اور ہمیں ہمارے سامنے سے شہادت نصیب فرمائے

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

اللہ آپ کو اس بہترین خیال اور آئیڈیا کے لئے جزائے خیر عطا فرمائے جو کہ دعوت کے معاملات میں درکار ہیں، اللہ کے عاجز بندے کی طرف سے بندہ اپنے خطبات کو کتابی سلسلے میں جمع کر رہا ہوں جس کا نام ہے "مسلم کردار کی تعمیر کا سلسلہ" اب تک اس سلسلے کی تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور میں ارادہ رکھتا ہوں چوتھی کتاب کا جس کا موضوع "اسلامی اور صہیونی صلیبی کشمکش، اسکی جڑیں زاویے اور محرکات" ارادہ یہ ہے کہ تمام تقاریر کو طبع کیا جائے مگر اس کام کی ضخامت اور وقت کی قلت اور موجودہ حالات میں مشکلات مطلوبہ ہدف حاصل کرنے کے بیچ رکاوٹ ہے، میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ اس کام کو کامیابی سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیوں کہ ہمارے حالات بدلتے رہتے ہیں مثال کے طور پر میں اپنی لکھی ہوئی کچھ چیزوں سے گیارہ ستمبر کے بعد ہاتھ دھو بیٹھا، اس لئے برادران کو نہیں بھولنا چاہیے کہ ان کا بھی اس کام میں ایک اہم کردار ہے، جمع کرنے اور اس کو منظم کرنے میں، جو کچھ ان تک پہنچے، چاہے وہ لکھا ہوا ہو، آڈیو یا ویڈیو ہو جس سے اللہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، اللہ ہمیں اس سب میں کامیاب فرمائے جس سے وہ خوش ہو۔

البلاغ میڈیا: موجودہ صورتحال جس میں ہماری امت اس وقت ہے، کی روشنی میں، جہاد چھوڑ بیٹھنے کے متعلق اور محاذوں کے لئے مال، آلات اور جان سے مدد کی کمی، جیساکہ خراسان کا محاذ خاص طور پر اس کا ضرورت مند ہے، کیا ذرائع ہیں جن سے آپ ان کمیوں کو پورا کرتے ہیں؟ اور آپ کا امت اسلامیہ کو اس بارے میں کیا مشورہ ہے۔

شیخ عبدالماجد: الحمدلله رب العالمين و الصلوات و السلام على رسول الله

میں اپنے سوال کرنے والے بھائی سے کہوں گا کہ یہ جنگ ایسی نہیں کہ کوئی بھی اس میں تماشائی بنا بیٹھا رہے، ہماری طرف سے، ہم، الحمدللہ، اللہ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں اپنی بھرپور قوت سے اپنے فرائض کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ہمارے رب نے اپنی، ہمارے دین اور ہماری امت کی طرف سے عائد کیے ہیں، ہم اپنے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھیں گے مگر ہمیں امید ہے کہ ہماری امت ہمارے ساتھ اس جنگ میں مضبوطی کے ساتھ موجود ہوگی. یہ جنگ امت کی تقدیر کی لڑائی ہے، اللہ کی بندگی اور فرمانبرداری کے حصول کی حنگ ہے؛ وحدہ لاشریک، اور تمام حریفوں اور غاصبوں کو ہٹانے کی حنگ، یہ خنگ امت کو ان لوگوں سے آزاد کرانے کی جنگ ہے جو اس کا خون پیتے رہے ہیں اور اس کے خزانے لوٹتے رہے ہیں، امت کے ہر مسلمان کو اپنی ذاتی ذمہ داریاں پوری کرنا چاہئیں اس وقت میں کیوں کہ یہ وقت امت کی تاریخ کی ایک بہت سخت آزمائش ہے، ہر ایک کو جہاد میں اپنی ذمہ داری جان و مال سے ادا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے کیوں کہ دشمن ہم پر منڈلا رہا ہے اور اس کی منصوبہ بندی پوری ہے، پوری امت اس کشمکش سے فکر مند ہے نہ کہ صرف القاعدہ، بلکہ القاعدہ کے مجاہدین تو اس امت کے ہراول دستے ہیں۔

ہمیں اپنی امت کے ہر نوجوان کو اس کی ذمہ داری یاد دلانا چاہیے اس لڑائی میں

مرد اپنے جہاد اور میدان جہاد میں اپنی پوری طاقت سے، یہ حق ہے، اور روز قیامت اللہ ان مردوں سے پوچھے گا کہ کیسے ان کو آزمایا گیا۔

عالم اپنے علم سے اپنے شاگردوں میں. اپنے قلم سے لکھنے میں، مسجد میں اپنے خطبے سے، یہ علم ایک رحمت ہوگا جس پر اللہ اپنے فضل و احسان سے اس کو جنت میں داخل فرمائے

گا، انشاءاللہ، ورنہ ایک ایسی سزا وہ بھگتے گا جس میں وہ جہنم میں چکر کھائے گا جیسا کہ گدھے چکی کے گرد چکر کھاتے ہیں۔

تاجر اپنی دولت سے، اللہ اس سے اس کی زکواۃ کی بابت پوچھے گا اور اس کی بیشمار کمائی کے بارے میں، جب اس کی امت پیسوں اور ہتھیاروں کی ضرورت رکھتی تھی، متکبر اور امیر طاقتوں سے مقابلے کے لئے۔

ڈاکٹر، انجینئر، مزدور، صنعتکار، استاد، کسان ہر ایک کے پاس ذمہ ہے مدد کرنے کا۔

حقیقت میں مجاہدین بڑوں، بچوں اور عورتوں کی دعاؤں کی ضرورت رکھتے ہیں، ہم انشاء اللہ، فتح حاصل کریں گے ان کمزوروں کے ذریعہ۔

اے امت اسلامیہ ! اگر تم اپنے دشمن پر فتح چاہتے ہو ایک دن اس دور میں، تو وہ دن آج ہی ہے، میدان جہاد کھل چکے ہیں، مجاہدین آگے بڑھ رہے ہیں اور دشمن پر موت کی تکلیف طاری ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے۔ اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (۲۴)۔

البلاغ میڈیا: مسلم نوجوان جو کہ مسلم ممالک میں جبر، غاصبیت اور بے انصافی میں رہ رہے ہیں، کافروں کی غلام اور کٹھ پتلی حکومتوں کے زیر اثر، ان کے لئے آپ کی رہنمائی اور مشورہ کیا ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کئی جگہوں پر کچھ الجھاؤ اور بے یقینی کی فضاء ہے جہاد کے میدانوں کی طرف ہجرت کر جانے کے بارے میں، مگر بہت سے لوگ کچھ وجوہات کی بناء پر مستثنیٰ ہیں، جیسا کہ وہ سیکورٹی سروسز کے علم میں ہیں یا انھیں کوئی بھروسے مند رہبر میسر نہیں اور دوسرے جائز عذر جو انھیں میدان جہاد کی طرف کوچ کرنے سے روکے ہوئے ہیں، یا وہ اللہ کو پکار رہے ہیں کہ اللہ ان پر سچ ظاہر فرمادے یا باطل کو ختم فرمادے دنیا اور برائی کرنے والوں کی محتاجی کے بغیر

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

میں اپنے سوال کرنے والے بھائی سے کہوں گا اور اللہ ہی سے فتح حاصل ہو گی، آپ نے شروع سے آخر تک اللہ سے دعا سے مدد کا ہی ذکر کیا ہے

جو لوگ جہاد پر نہیں جا سکتے ان کی ذمہ داری ہے کہ جہاد کی تیاری کریں

اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا: "طاقت کا جو سامان ہو سکے وہ تیار رکھو"

القرطبیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اللہ سبحانہ وتعالٰی نے ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ طاقت اور قوت سے تیاری کریں دشمنوں کے خلاف" الجباس اپنی تفسیر میں اللہ کے الفاظ کے بارے میں لکھتے ہیں "اگر وہ آگے بڑھنا چاہئیں تو ان کو اسکی تیاری کرنے دیں"

یہ جہادی آلات کی مماثلت ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جہاد کی تیاری جہاد کے واقع ہونے سے پہلے ہی کرنا چاہئے، اور یہی وہ بات ہے جو اللہ عزوجل فرماتے ہیں: "طاقت کا جو سامان ہو سکے وہ تیار رکھو"

شیخ السلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جہاد کے لئے تیاری، قوت کے ساتھ کرنا، اور سامان جہاد تیار کرنا فرض ہے، اور یہ جب ہے جب لڑائی نہ کی جاسکتی ہو، کیوں کہ جو کچھ بھی کسی فرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے وہ بذات خود بھی فرض ہے"

تیاریوں کی بھی مختلف اقسام ہیں، جسمانی تیاری، علمی تیاری وغیرہ

اگر ایک شخص اپنے ملک میں جہاد نہ کر سکتا ہو، اور وہ وہاں رہتا رہے، وہ اس گناہ سے نہیں بچ سکتا جب تک وہ اپنا فرض دعوت الی اللہ کو پورا نہ کرے، چاہے اس کے لئے اسے مخالفت اور تکلیفوں کا ہی سامنا کرنا پڑے جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

"اور وہ جو کمزور ہیں اور مظلوم دبا لئے گئے ہیں اور جو پکارتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اس شہر سے بچا، جس کے لوگ ظالم ہیں، اور ہمارے لئے حفاظت کرنے اور مددگار بھیج"

اور اللہ فرماتا ہے:

"سوائے ان کے جو مظلوم اور کمزور ہیں، مرد عورتیں اور بچے جن کے پاس کچھ قوت نہیں ہے اور نا ہی ان کی رہبری کرنے والا کوئی"

تو اس صورت میں یہ بھی فرض ہے کہ کٹھ پتلی حکمرانوں سے تعاون، چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو بند کر دیا جائے، اور اللہ سے دعا کی جائے کہ مظلوموں کے لئے اللہ مجاہدین میں سے کوئی مددگار بھیجے جو ان کی کفر سے حفاظت کرے، اور مجاہدین کی مدد کرنے کے لئے جو کچھ بن پڑے کرے۔

پس یہی ایک مسلمان کا طریق ہونا چاہیے کہ یا تو وہ اپنے ہی ملک میں جہاد کرے یا ہجرت کرے جہادی زمینوں کی طرف جہاں جہادی پرچم بلند ہیں اور وہ کفر سے جہاد کر سکے، یا وہ جہاد کی تیاریاں کرے اور مناسب موقع کا انتظار کرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے۔

مگر وہ جو بیٹھا رہا اور اپنا ارادہ ہی نا کیا، اور منافقت کے ساتھ سمجھوتہ کرلیا اور اپنے دین کو ٹکڑے کر کے بیچتا رہا، مومن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے اس طریق پر نہیں ہوا کرتے۔

بجاے اس کے وہ ان کو جانتے ہیں جو

"جو پیغام انھیں بھیجا گیا تھا وہ اس کا ایک بڑا حصّہ بھلائے بیٹھے ہیں، تو ہم نے انھیں آپس میں متفرق کر دیا دشمنی اور نفرت سے "

البلاغ میڈیا: ہم یہ امید کرتے ہیں کہ آپ ہمیں یہ واضح بتائیں گے کہ آپ شیخ ابن باز، ابن عثیمین، البانی، حمید اللیبی اور سفر الحوالی کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ یہاں اس حوالے سے کچھ بے چینی ہے، اور لوگ آپ لوگوں کی طرف سے بدگماں ہیں اور جو بیانات آپ کی طرف سے منسوب ہیں، کیا آپ جناب مہربانی فرما کر ان علماء کے بارے میں اپنی رائے واضح کریں گے، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے اور ہمارے علماء پر رحم فرمائے، آمین۔

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

میں اپنے سائل بھائی کو یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے علماء ہماری امت کے لئے نا گزیر ہیں، اگر وہ مضبوط ہیں تو ہماری امت مضبوط ہے، اگر وہ بے دینی میں جائیں تو امت کا بے دینی میں جانا یقینی ہے، اللہ فرماتا ہے

"ہم نے اپنے برزگیدہ بندوں کو کتاب عطا فرمائی "

اور اللہ فرماتا ہے

"اللہ مناسب درجوں پر ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جو ایمان رکھتے ہوں گے اور جب کو علم دیا گیا ہو "

ابن بطل فرماتے ہیں "پس اللہ نے اپنے پیغمبروں سے عہد لے لیا کہ وہ اپنی امت تک دین پہنچائیں اور اسے خوب کھول کر ظاہر کر دیں، علماء انبیاء کے وارث ہیں اور یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ دین کو آگے پہنچائیں یہاں تک کہ دین باقی سب مذاہب پر غالب آجائے "

حدیث شریف کا ایک حصّہ ہے

"علماء انبیاء کے وارث ہیں اور اور انبیاء درہم و دینار وراثت میں نہیں چھوڑتے، بلکہ وہ علم چھوڑ جاتے ہیں، اور وہ جو اسے لے لے وہ ایک بڑی چیز لیتا ہے

(رواہ احمد، ابوداود، الترمذی، ابن ماجہ)

جیسا کہ میں نے عرض کی کہ اللہ کا دین اور اس کے فیصلے ہمیں کسی بھی اور چیز سے زیادہ پسند ہیں، اور جیسا کہ ہمارے سائل بھائی نے واضح جواب مانگا ہے بغیر کسی ابہام اور عمومیت کے کچھ علماء کے بارے میں جو کہ انہوں نے خود بیان کیے ہیں، یہاں محل نہیں ہے کہ میں ان علماء کے بارے میں سب بیان کروں، مگر ہم یہاں ان کے کچھ بیانات اور فتاویٰ نقل کریں گے جو امت کے دشمنوں کے حق میں جاتے ہیں، بیشک وہ اس ارادے سے دیئے گئے ہوں یا نہیں، اور اس معاملے نے امت کو سخت نقصان پہنچایا ہے، خاص طور پر ایسے وقت جب امت کو علماء کی سخت ضرورت تھی کہ وہ صلیبیوں اور صیہونیوں کے امت اور اس کے بابرکت مقامات پر حملوں کے خلاف سخت موقف اپناتے، میں اس وقت جو کچھ جدید علماء نے کہا بیان کرنے کے لائق نہیں ہوں مگر یہاں ہم کچھ چیزیں مثال کے طور پر دیکھیں گے جو کچھ علماء کی طرف سے کہا گیا اور ان کے یہ الفاظ اور فتاویٰ امت کے دشمنان کے حق میں گئے جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا

جیسا کہ آپ کے علم میں ہو گا کہ فتویٰ "کسی صورتحال میں فرائض کی معلومات" کو کہتے ہیں، تو جو شخص صورت حال سے ہی ناواقف ہو گا جو کہ سوال کا مقصد ہے وہ اس کے شرعی حکم سے بھی ناواقف ہو گا اور پھر فتویٰ میں بھی لامحالہ غلطی کرے گا

ابن قیم رحمہ اللہ علیہ نے فرمای

ا"مفتی اور قاضی صحیح فیصلے تک نہیں پہنچ سکتے جب تک ان کو دو چیزوں سے واقفیت نا ہو"

پہلا: پہلی تو یہ سمجھ کہ صورت حال کیا ہے اور فیصلہ سازی اس سے کیسے اور کیا تعلق رکھتی ہے، اور اس چیز کی طرف توجہ کہ صورت حال کے حقائق کیا ہیں، ثبوت، شواہد، آثار کی بنیاد پر یہاں تک وہ اسے بہت اچھی طرح سے جان لے

دوسرا: اپنی ذمہ داری کو سمجھنا جو کہ اللہ کا حکم ہے جیسا کہ اللہ کی کتاب میں یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے ثابت ہو، اور پھر وہ ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ عمل کرے

پھر جیسا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں ان علماء یا مفتیان کے بارے میں جن کو صورت حال کی کچھ معلومات نہیں ہوتیں یا کوئی ان کو اسکا بتاتا نہیں، یہ ایک بنیادی خامی ہے وہ حاصل کرنے میں جو حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کیوں کہ یہ ایک اہم سمجھ ہے جو فتوے کے لئے ضروری ہیں، تاکہ فتویٰ میں کسی غلطی کا احتمال نا ہو، اور اس سے ناواقفیت مفتی کی غلطی نہیں جب کہ اسکا ہونا فتویٰ دینے سے پہلے ہی ضروری ہے

مفتیان کرام کی غلطیوں کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

"عالموں کی غلطیوں، قرآن سے متعلق منافق کے جھگڑے اور گمراہ اماموں کے احکامات اسلام کو تباہ کر رہے ہیں"

ابن قیّم اپنے ایک فرمان میں علماء کی غلطیوں سے ہوئے نقصانات سے متعلق ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ کو نقل کرتے ہیں کہ

"سنت کو جمع کرنے والوں نے من گھڑت اور غلط چیزیں جمع کیں اندھی تقلید میں جس سے علماء کی غلطیاں روایت کا من گھڑت ہونا ظاہر ہے اور علماء بیشک غلطی کرتے ہیں، وہ غلطی سے پاک نہیں ہوتے، اور یہ ممکن نہیں کہ جو کچھ وہ کہیں اسے من و عن تسلیم کیا جائے اور اسے غلطی سے پاک بتا کر آگے بڑھا دیا جائے، اس چیز پر ہر عالم نے تنقید کی ہے اور اس کو منع فرمایا ہے، انہوں نے مقلدین اور ان کے فتنے پر تنقید کی ہے، وہ اپنے علماء کی تقلید کرتے ہیں غلطیوں میں بھی، اور اس میں کوئی فرق نہیں کرتے، تو بلاشبہ وہ دین کو غلط حاصل کرتے

ہیں، وہ اس چیز کی اجازت دیتے ہیں جس کو اللہ منع فرماتا ہے اور اس چیز سے منع کرتے ہیں جسے اللہ حلال ٹھہراتا ہے۔ وہ بیشک ناجائز کو جائز کر لیتے ہیں، البیقھی اور دوسرے ایک حدیث، مسعود بن سعد سے یزید بن ابی زیاد سے مجاہد ابن عمر کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں امت کی طرف سے تین چیزوں کا خوف رکھتا ہوں؛ علماء کی غلطیاں، منافق کا قرآن کے بارے میں جھگڑا، اور دنیا کی آسائشیں جو تم پر کھول دی جائیں گی"

یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ جو خوف ہے علماء کی غلطیوں کا، وہ یہ ہے کہ ان غلطیوں کی تقلید نہ کی جائے اگر اس کی تقلید نہ ہونی ہوتی تو پھر یہ خوف نہ ہوتا کہ علماء غلطی کریں گے، اگر کسی چیز کا غلط ہونا معلوم ہو تو اس کی تقلید کرنا مسلمانوں کا اجماع ہے، کیوں کہ وہ غلط کی ارادی تقلید ہو گی، اور وہ کہ جو نہ جانتا ہو کہ یہ ایک غلطی ہے وہ اس سے بری الزمہ ہو گا اور ان میں سے ہر ایک شدت پر ہیں جس کا وہ حکم دیتے ہیں، الشعبی نے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "وقت تین چیزوں کو خراب کر دیتا ہے گمراہ کرنے والے امام، منافق کے قرآن کے بارے میں جھگڑے جب کہ قرآن سچا ہے اور علماء کی غلطیاں"

مزید یہ کہ البیقھی میں حدیث روایت ہے حضرت حماد بن زیاد نے المنتھنہ بن سعید سے اور پھر ابی عالیہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"افسوس سے ان پر جو اپنے علماء کی غلطیوں کی پیروی کرتے ہیں"

پوچھا گیا "کیسے حضرت؟"

انہوں نے فرمایا:

"عالم اپنی رائے سے بات کرتا ہے پھر وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنتا ہے اور اپنی بات کو چھوڑ دیتا ہے"

یعنی وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو پاتا ہے اس کو آگے بڑھاتا ہے اور واپس ہو جاتا ہے پھر بھی اس کے مقلدین چاہتے ہیں کہ جانیں کے اس کا حکم اس بارے میں کیا ہے مزید انہوں نے کہا کہ حضرت ابو عمر فرماتے ہیں:

"عالم کی غلطی ایک جہاز کے ٹوٹ جانے جیسی ہے کہ اگر یہ ڈوب جائے تو کئی لوگ اس کے ساتھ ڈوبتے ہیں"

ابو عمر فرماتے ہیں

"اگر یہ بات ثابت ہے کہ ایک عالم غلطی کرتا ہے تو یہ بات جائز نہیں کہ کوئی اس عالم سے کوئی رائے یا مذمت جاری کرے یا اس کا ارادہ معلوم کرے

مسلم کی ایک حدیث میں ایسے عالم کی پیروی کرنے سے منع کیا گیا ہے

"کوئی بھی جو ایسا کام کرے جو ہم نے نہیں بتایا وہ قبول نہیں"

یعنی وہ مسترد ہے اور اس کا اثر نہیں، یہاں مزید بتانے کا محل نہیں اور نا ہی یہ اس کے لئے صحیح وقت ہے

متنازعہ سعودی علماء کے فتاویٰ

اول : شیخ ابن باز کے کچھ فتاویٰ

فتویٰ اول: ایک خود مختار حاکم کا صلیب پہننا

فہد بن عبد لعزیز کے برطانیہ دورے کے بعد جس میں انہوں نے گلابوں سے بنی ایک صلیب پہنی اور پوری دنیا نے اس بات کو عام دیکھا اور انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز "معزز ملکہ " سے کیا، اخباروں اور رسائل نے اس کی تصویریں چھاپیں جس نے تمام شبہات ختم کر دیئے کہ وہ ایک صلیب ہی تھی، شیخ ابن باز سے جب پوچھا گیا، ایک کیسٹ ٹیپ میں کہ کیا صلیب کا پہننا اور طرح کلمات کیا کفر نہیں؟ تو شیخ نے جواب دیا "نہیں یہ تو معمول کی بات ہے، اور خود مختار حکمرانوں کو دیکھنا چاہیئے کہ مفادات کس میں ہیں، اگر یہ اسلام کے مفاد میں ہے کہ ایسے تحفے قبول کر لئے جائیں تو اسکی اجازت ہے..." اور جب حاضرین میں سے کسی نے احتجاج کیا اور کہا کہ "ایک صلیب، شیخ؟؟" تو شیخ نے فرمایا "چاہے یہ ایک صلیب ہی کیوں نہ ہو "

فتویٰ دوم: شیخ ابن باز کا شیخ اسامہ بن لادن اور دیگر مجاہدین کے بارے میں بیان

شیخ ابن باز نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ شیخ اسامہ بن لادن زمین پر فساد پھیلانے والوں میں سے ہیں، ان کے مقاصد فسادی، اور خود مختار حکمران سے بغاوت پر مبنی ہیں (المسلمون اخبار الشرق الاوسط جمادی الاول ١٤١٧ ھ)

فتویٰ سوئم: چوٹی کے علماء کی کونسل کا فتویٰ مجاہدین کے قتل کے بارے میں

ابن باز اور چوٹی کے سعودی علماء کی کونسل نے ان مجاہدین کے بارے میں فتویٰ دیا جنھوں نے ریاض اور خوبار میں کچھ عمارتیں دھماکوں سے تباہ کیں جس میں امریکی اور کچھ ہندوستانی مشرک مارے گئے، اللہ کے فضل و کرم سے ان پوری کاروائیوں میں ایک بھی مسلمان ہلاکت میں نہیں پڑا مگر ان علماء نے فتویٰ جاری کیا کہ اس سب کے بعد مجاہدین کو قتل کرنا جائز ہے کیوں کہ وہ زمین پر فسادی ہیں، ان یہودی اور عیسائیوں پر حملہ کرتے ہیں جن کی حفاظت کی ضمانت دی گئی تھی کیوں کہ وہ لوگ ایک خود مختار حکمران کی اجازت سے آئے تھے۔

فتویٰ چہارم: کویت کی سلطنت کی قانونی حیثیت بحال کرنا

اسلامی کانفرنس مکہ کی ایک ملاقات میں عراق کے کویت پر حملے کے بعد اور شیخ ابی الحسن الندا وی اور سیاف کی موجودگی میں یہ تینوں مرکز میں جمع تھے جب ابن باز نے کویت کی قانونی حیثیت کی اور اس کے لوگوں کے حقوق کی بحالی کی درخواست کی، یعنی الصباح کے ایوان کی بحالی اور عراقی قبضے کی مذمت، یہاں ہم کویتی آئین سے دو شقیں ذکر کریں گے جو کہ عراقی حملے سے پہلے نافذ تھیں، تاکہ کوئی نہ کہہ سکے کہ کویت ایک اسلامی ملک تھا اور الصباح اس کے قانونی حکمران تھے باوجود اس کے کہ قریب اور دور کے سب لوگ جانتے ہیں کہ کویت کا آئین بے دین ہے

آرٹیکل نمبر چھ آئین کا کہتا ہے کہ نظام حکومت جمہوری، خود مختار ہو گا جو عوام سے متعلق ہو گا جو تمام طاقت کی بنیاد ہیں.

آرٹیکل اکیاون آئین کا کہتا ہے کہ قانونی ذمہ داریاں امیر اور امت کونسل سنبھالے گی آئین کے مطابق

جو کوئی کویتی آئین کے بارے میں مذیب جاننا چاہتا ہو وہ کویتی آئین کا مطالعہ کرے یا کتاب "كشف النقاب شر عيه الغاب" ابو محمد المقدسی کی لکھی کا مطالعہ کرے. کویتی ریاست اور اس کے آئین کا موجودہ حال ابن باز کو اچھی طرح معلوم تھا

فتویٰ پنجم: شیخ ابن باز کا فتویٰ، مشاورتی پیغام کے جواب میں جو کہ ایک سوچھ قاضیان علماء اور مبلغین جو کہ پنسلوانیہ سے تعلق رکھتے تھے کی جانب سے تھا

علماء شوریٰ کے انتالیسویں ملاقات میں جو کہ جو کہ طائف میں بلائی گئی ۱۴۱۳ھ، اس میں اس پیغام جو کہ "خادم الحرمین الشریفین کے لئے مشورے اور اللہ کے دین کا فلسفہ راہ خدا میں" جو کہ کئی معلم اور اہل علم سے تصدیق شدہ تھا-اس مشاورتی دستاویز پر بحث کرنے کے بعد شوریٰ نے اس بات کو مناسب جانا کہ اس دستاویز کئی مذمت پر مبنی ایک بیان جاری کیا جائے اور جو کذب بیانی اس میں کئی گئی، اور اس کے حقیقت سے دور ہونے، اس کے بنائے جانے اور پھیلائے جانے کے طریقہ کار، اور ان لوگوں کئی مذمت بھی جاری کئی گئی جنھوں نے اسے بنایا اور تفرقہ پیدا کرنے کئی کوشش کی، دشمنی پیدا کرنے کئی کوشش کی اور جھوٹ گھڑے، ساتھ ہی ان جھوٹوں کو بڑا کر کے دکھایا، ساتھ ہی ریاست کے فوائد کو پوری طرح سے نظرانداز کر کے اپنی بدنیتی کا ثبوت دیا-اس کی تصدیق کرنے والوں کی جہالت یا اس سے لاعلمی تھی جس نے دشمنوں کو فائدہ پہنچایا—شوریٰ نے اس دستاویز کے لئے ہوئے کام کی مذمت بھی کی، اور ساتھ ہی یہ بھی تصدیق، تمام مسلمانوں کے لئے، کی کہ یہ دستاویز قانونی اور انصاف کے تقاضوں کی خلاف ورزی ہے اور ساتھ ہی اعمال اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بھی روگردانی ہے، اس ملاقات کے سربراہ ابن باز تھے، سترہ میں سے سات علماء نے اس پر صحت کی بناء پر تصدیق نہیں کی جب کہ باقی دس میں محمد بن صالح بن العثیمین بھی تھے۔

(اخبار عکاز ۱۹۹۳/۹/۱۸)

فتویٰ ششم: دو مقدس مسجدوں کی زمین پر مشرکین کے حملہ اور قبضہ

صدام کے کویت پر حملے کے بعد قریب پانچ لاکھ امریکی فوجی خلیج آئے جس میں پچیس ہزار عورتیں بھی تھیں، جن میں یہود بھی شامل تھے اور باقی عیسائی۔اس وقت ابن باز نے فتویٰ جاری کیا کے اسلامی سرزمینوں کی حفاظت کے لئے کافروں سے مدد لینا فرض ہے اور مسلم حکمران گنہگار ہوں گے اگر مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے کافروں کی مدد نہ لیں تو۔

فتویٰ ہفتم: ابن باز نے اسرائیل سے مصالحت کے حق میں فتویٰ جاری کیا

ساتھ ہی یاسر عرفات کو فلسطین کا خود مختار حکمران تسلیم کیا ساتھ ہی یہ کہ جو الاقصیٰ مسجد جانا چاہے وہ اسرائیل سے ویزہ حاصل کرے۔اسرائیل کے اس وقت کے وزیر اعظم رابن نے ابن باز کے اس مہربان اور اچھے فتویٰ پر ان کی تعریف بھی کی تھی۔

دوم: شیخ البانی کے کچھ فتاویٰ

فتویٰ اول:

شیخ البانی نے فتویٰ دیا کہ فلسطین کے لوگ اپنی سرزمین چھوڑ کر دوسرے ممالک کی طرف ہجرت کر جائیں اور جو کوئی فلسطین میں رہا وہ کافر ہے۔یہ اس اعتراض پر کہ یہود فلسطین پر قبضہ کر رہے ہیں اور اسی لئے فلسطینیوں پر ضروری ہے کہ وہ فلسطین چھوڑ جائیں (نظر ثانی الدولیہ میگزین اشاعت ۸؛ ۱۶ ستمبر ۱۹۹۳)

فتویٰ دوم: کٹھ پتلی حکمرانوں سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ، صبر اور تعلیم ہے

شیخ البانی نے التہاوی عقیدہ امام التہاوی اور ابن العز کی اس بیان کی وضاحت میں کہ "ہم رہنماوں کے خلاف بغاوت نہیں دیکھتے" یا مسلمانوں کے رہنما جیسے کہ امام کے الفاظ سے واضح ہے شیخ البانی نے وہ الفاظ ہمارے وقت کے مسلمان حکمرانوں کے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کی جب کہ ان حکمرانوں کی لادینیت اور کٹھ پتلی ہونے سے کسی کو شبہ نہیں شیخ کہتے ہیں کہ " ان سے نجات پانے کے لئے وہ راستہ، جیسا کہ لوگ ان کے ساتھ معاملہ کرنا چاہتے ہیں، نہیں ہے۔جو کہ مسلح تحریک اور بغاوت ہے حکمرانوں کے خلاف اور یہ جدید زمانے کی ایک بدعت ہے اور یہ قانون کی شق کے خلاف ہے جو کہ یہ بھی بتاتی ہے کہ تبدیلی کا عمل اپنی ذات سے شروع ہونا چاہیے، اور اسی لئے بنیادوں کو عمارت کی تعمیر لئے مضبوط کرنا ضروری ہے۔"

یہ لوگوں سے ایک دھوکہ اور فریب ہے جس سے لوگ کٹھ پتلی اور کفر کے آلہ کار حکمرانوں کے خلاف جہاد سے متنفر یا کم سے کم بے یقینی کی کیفیت کا شکار ضرور ہو جاتے ہیں جب کہ یہ ان پر فرض ہے قانونی اور اجماعی طور پر۔ جیسا کہ یہ فرماتے ہیں تب کیسے مسلح جہاد ہو سکتا ہے؟ مسلح جہاد ایک راستہ ہے غاصبوں کے خلاف جہاد کا، اور یہ ایک فرض ہے، تو فرض کیسے بدعت ہو سکتا ہے؟؟!!

فتویٰ سوئم: کٹھ پتلی اور آلہ کار حکمرانوں کے خلاف جہاد کی مخالفت میں فتویٰ

شیخ البانی نے کیسٹ ٹیپ پر ایک فتویٰ جاری کیا جس کی قریب بیس ہزار نقول الجیریا میں بانٹی گئیں، ان لوگوں پر جو کہ غاصبوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے تھے - یہ فتویٰ ایک بڑی وجہ بنا کہ الجیریا کے مجاہدین میں سے بہت سے کم علم مجاہدین ہتھیار ڈالنے، جہاد سے کنارہ کشی اور ناکامی سے دوچار ہوئے جو کہ الجیریا کے غاصب اور کٹھ پتلی حکمرانوں کے خلاف جہاد میں مصروف عمل تھے۔

وہ فتویٰ یہ تھا:

جو حکمرانوں کے خلاف بغاوت کا اعلان کرتے ہیں وہ یا تو آلہ کار ہیں یا وہ جاہل ہیں، مزید انہوں نے فرمایا کہ
حکمران کے خلاف بغاوت دراصل اسلام کے خلاف بغاوت ہے

یہ فتویٰ بیسویں صدی مسلمانوں کہ سامنے پیش کیے گئے کچھ حیرت انگیز ترین فتاویٰ میں سے ایک ہے، اس نے لاکھوں مسلمانوں کو اسلام کی راہ سے ہٹا دیا، چاہے وہ مجاہدین ہوں جو ہتھیار اٹھائے ہوں یا اس عقیدے اور خیالات کے حامل ہوں-

سوم : شیخ محمد بن صالح بن العثیمین کے کچھ فتاویٰ

فتویٰ اول:

فتویٰ جاری کیا ریاض اور خُبر میں کی گئی کاروائیوں پر مجاہدین کے قتل کے جائز ہونے پر

فتویٰ دوم:

مشاورتی دستاویز کی مخالفت کی جو کہ علماء، قاضیان اور مبلغین نے جمع کی

المسلمون اخبار سے انٹرویو میں، اشاعت ٦٠٢، بتاریخ ١٤١٧ھ، شیخ سے خود مختار حکمران کی اطاعت اور فرمانبر داری کے متعلق پوچھا گیا، شیخ نے اس کے جواب میں فرمایا "اگر ہم تصور کر لیں کہ ایک حکمران کافر ہے تو کیا ہم اپنے دلوں میں نفرت اور عداوت پیدا کر لیں تا کہ بغاوت، افرا تفری اور لڑائی شروع ہو جائے بیشک یہ ایک غلطی ہے "

یہاں سوال شیخ سے یہ ہے کہ کیا یہ ان کا اک فتوی ہے اور کیا یہ اللہ کی طرف سے ہے یا یہ ایک بیکار کی بات اور عام گپ ہے؟ اگر تو یہ ایک فتویٰ ہے تو کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ بات ایک قانونی طور پر کی گئی ہے، جو کہ ایک قانون کے مسلمہ اصولوں کی بنیاد پر کی گئی ہے؟ اگر تو یہ مسلمہ اصولوں کو مد نظر رکھ کر کی گئی بات ہے تو وہ اصول کہاں ہیں جو اس بات سے روکتے ہیں کہ ایک لادین حکمران سے نفرت کی جائے، بلکہ یہ ہی نہیں بلکہ پورے قانون میں وہ اصول ہی کہاں ہیں جو لادین سے نفرت کرنے سے منع کرتے ہیں، چاہے وہ حکمران ہو یا رعایا، اور ان کی اللہ کے لئے نفرت؟ اگر شیخ یہ کہتے ہیں کہ ان کے الفاظ کی بنیاد قانونی شواہد ہیں تو وہ شواہد قرآن اور سنت میں کہاں ہیں؟ شیخ کس طرح رواداری کو مسلمانوں کے اجماع ہٹ کر پا سکتے ہیں؟ کئی علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ بے دین حکمران سے بغاوت اور جہاد کرنا فرض ہے، اور اس کی صرف اجازت ہی نہیں اس کی فرضیت ہے- بغاوت مطلب لڑائی اور اس کی طرح کے اقدامات، یہ سب صرف نفرت کرنے اور نفرت دلانے سے کہیں زیادہ بڑا معاملہ ہے- اور اگر شیخ نے یہ رائے صرف ایک رائے اور اپنی ذہانت کی بنیاد پر دی ہے جب کہ جب کہ قانونی شواہد بھی موجود تھے تو یہ ثابت ہوا کہ یہ علم و حکمت کے خلاف بات تھی اور شرعی اصولوں کے قطعا منافی تھی- کیوں کہ وہ اس میں ضرورت دیکھ رہے تھے تو کیا اس کا مطلب یہ نہ ہوا کہ شیخ نے اہل سنت کی راہ چھوڑ دی جو بالکل بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کسی بھی جواز کو دین پر ترجیح دی جائے؟

بیعت سے متعلق پوچھے ایک اور سوال پر شیخ نے فرمایا "بیشک یہ غلطی ہے۔ اگر وہ مر جائے تو جہالت کی موت مرا، کیوں کہ وہ مرتے ہوئے کسی کا وفادار نہیں تھا، اسلامی قانون کے عمومی قواعد میں، اللہ فرماتا ہے

"تو اللہ سے ڈرو جتنا ڈر سکو "

اگر مسلمانوں کی خلافت موجود نہ ہو تو جس کے علاقے میں خود مختار حکمران ہو وہی خود مختار حکمران ہی اس کا حکم ہے- اور اگر ہم اس گمراہ کن نظریے کو لے لیں کہ مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں ہے تو اس طرح تو سب لوگ جہالت کی موت مریں گے، اور اس کی وکالت کون کرتا ہے؟ اسلامی امت کو صحابہ رضی اللہ عنہ کے دور سے ہی توڑا گیا، آپ عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا جانتے ہیں مکّہ میں اور بنی امیہ شام میں، اس طرح یمن اور مصر میں لوگوں کو، مسلمان آج بھی اس کی بیعت پر یقین رکھتے ہیں جو شخص طاقتور اور وہاں کا زور رکھتا ہو، اس کی بیعت کرتے ہیں اور اسے مومنوں کا کمانڈر رکھتے ہیں اور اس کا کوئی انکار نہیں کرتا، اور مسلمانوں کے لئے اس کا انکار کرنا اور اس سے اختلاف کرنا مشکل ہے، چاہے وہ بیعت سے جڑے نہ رہنے کی طرف سے ہو یا اس طرف سے کہ وہ امت کے اجماع سے قدیم وقتوں سے ہی منافی ہے۔

یہ باتیں بہت سارے سوالات اٹھاتی ہیں، پہلا سوال کیا وہ تمام حکمران جو کہ مسلمان علاقوں میں حکومت کرتے ہیں وہ ہی ایمان والوں کے کمانڈر ہیں اوران کی بیعت کرنا لازم ہے، اور جو کوئی ان کی بیعت نہ کرے وہ جہالت کی موت مرے گا؟ تو اسکا مقصد پاکستان کے مسلمانوں کو بینظر اور مشرف سے بیعت کرلینا فرض تھا اور اسی طرح سہارتو کی بیعت کرنا انڈونیشی مسلمانوں پر فرض تھا؟ اور اس طرح قذافی سے بیعت ہونا لیبیائی مسلمانوں پر فرض تھا؟ اوران ممالک میں مسلمان جنھوں نے اب تک بیعت نہیں کی وہ جہالت کی موت مرے؟ صدام حسین کے بارے میں کیا خیال ہے اس کے عروج کے دور میں، کیا وہ مومنین کا کمانڈر تھا اور اس سے بیعت کرنا فرض تھا عراقیوں کا؟ اگر وہ مومنین کا رہنما تھا تو جو بھی مدد ایوان سعود نے عراقی حزب اختلاف کو دی چاہے وہ ریڈیو اسٹیشن ہوں پیسہ ہو یا ہتھیار اور ذرائع ابلاغ اور پراپگنڈہ جو کچھ عراق کے خلاف کیا گیا کیا وہ مومنین کے ایک سردار، رہنما کے خلاف نہ ہو گیا؟

کفر کی طاغوتی حکمرانوں سے مماثلت

اللہ رب العزت فرماتا ہے:

جس کسی نے بدی کو ناپسند کیا اور اللہ پر بھروسہ کیا اس نے بہترین اور مضبوط سہارا پکڑا جو کبھی نہیں ٹوٹتا اور نہ ختم ہوتا ہے اور اللہ سب سننے اور جاننے والا ہے

شیخ السلام محمد بن عبدلوہاب فرماتے ہیں:

"جان لو کے بندہ جب تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ طاغوت کو رد نہ کردے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں اور جہالت کا مذہب ٹھکرا نہ دے، سب سے مضبوط تعلق شہادت کا ہے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، جو کہ خود میں رد اور اقرار دونوں لئے ہوئے ہے، اللہ کے سواء کسی اور کی عبادت کا رد اور ہر قسم کی عبادت کا صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لئے اقرار۔(مجموعہ التوحید)

میرے بھائیوں غور کریں کہ اللہ نے کس طرح جھوٹے معبودوں کے رد کو اللہ پر یقین سے پہلے بیان کیا، اسی طرح اللہ نے جھوٹے خداؤں کے انکار کو توحید سے پہلے بیان کیا اور اس کو فوقیت دی، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، یہ اس عظیم اصول پر کی گئی ہدایت ہے، اللہ پر یقین نہ ہی کا گر ہے نہ ہی فائدہ مند، یہاں تک کہ پہلے جھوٹے خداؤں کو رد کر دیا جائے۔

باطل کو کیسے رد کیا جائے

جھوٹے خداؤں کے پیروکاروں کو مخاطب کرتے اللہ فرماتا ہے " کہو، اے یقین نہ کرنے والو " تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو کفر ہی کہ کر مخاطب کرنا چاہیے۔

ان سے دشمنی اور نفرت کی جائے اور ان سے اور ان کے جھوٹے خداؤں سے برأت کا اظہار کیا جائے اللہ عزو جل فرماتے ہیں

تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم
کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو
بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہوسکتے) اور جب تک
تم خدائے واحد اور ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔ ہاں
ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا اور خدا
کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھ
ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں
(ہمیں) لوٹ کر آنا ہے (۴)

توجہ فرمائیں اور غور کریں کہ اللہ نے کیا فرمایا لفظ بدا میں جو کہ صاف اور سیدھا بتاتا ہے کہ دشمنی کو فوقیت دی گئی ہے جو کہ لڑائی کی صورت ہے نفرت پر جس کی جگہ دل میں ہے، یہ ایک بہت مضبوط ثبوت ہے کہ طاغوت سے دشمنی اور لاتعلقی رکھنا اور وہ بھی بغیر کسی شک وشبہ کے، اور ان کے خلاف نفرت کو دل میں رکھنا ہی کافی نہیں جب کہ ہم ان سی مفاہمت کرلیں ان کی طرف مہربان دوستانہ اور ان کے معاون بن بیٹھیں اللہ فرماتا ہے

تف ہے تم پر اور جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ان پر بھی کیا تم عقل نہیں رکھتے؟
(٦٧) سورة الأنبياء

ابراہیم نے کہا کیا تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو (٧٥) تم بھی اور
تمہارے اگلے باپ دادا بھی (٧٦) وہ میرے دشمن ہیں۔ مگر خدائے رب
العالمین (میرا دوست ہے) (٧٧) سورة الشُّعَرَاء

تو یہ ایک بہترین طریق ہے اور اعلیٰ مثال ہے جس کا ہم کو حکم دیا گیا ہے اللہ رب العزت کی جانب سے، یہ دین ابراہیمی ہے جس سے صرف بیوقوف ہی پھرا کرتے ہیں

اور ابراہیم کے دین سے کون رو گردانی کر سکتا ہے، بجز اس کے جو نہایت
نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ
(زمرۂ) صلحا میں سے ہوں گے (١٣٠) سورة البقرة

کفر کے خلاف سختی اور ان کا رد اللہ عزوجل نے فرمایا

چاہیئے کہ وہ تم میں سختی (یعنی محنت وقوت جنگ) معلوم کریں

محمد ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے
حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل

جہاد اور لڑائی جہاں اور جب ممکن ہو سکے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا

اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ عجب نہیں کہ (اپنی حرکات سے) باز آجائیں (۱۲) **سُورَةُ التَّوبَة**

ان سے (خوب) لڑو۔ خدا ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا (۱۴) **سُورَةُ التَّوبَة**

کفر سے کنارہ کریں اور الگ ہو جائیں

اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو **سُورَةُ النَّحل**

کفر سے دوستی، بھروسہ اور اتحاد کی نفی

اللہ فرماتا ہے:

"کیا کافر سمجھتے ہیں کہ وہ میرے بندوں کو میرے سواء حفاظت کرنے والا پا سکتے ہیں؟"

اور یہ ناممکن ہے یہاں تک کہ اللہ کے بندے کفر و شرک کو ترجیح دیں اور مرتد ہو جائیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"اے ایمان والوں کافروں کا اپنا دوست مت بناؤ"

"تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا ان ہی میں سے ہو گا"

"اور ان کی طرف نہ جھکو جو غلط کرتے ہیں ورنہ آگ تمھیں پکڑ لے گی، اور تمہارے پاس
اللہ کے سواء کوئی حفاظت کرنے والا نہیں اور نہ ہی تمہاری مدد کی جائے گی "

یہ جھکاؤ تھوڑا سا ہی جھکاؤ ہے، ابن عباؓس رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں "راہ سے نہ بھٹک جانا" اور التہاوری فرماتے ہیں "جو کفر کی تائید کرتے ہیں چاہے قلم اور صفحے سے ہی وہ بھی اس میں شامل ہیں" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کفر اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو" انہوں نے فرمایا "جہاد ہاتھ سے کرے نہیں تو زبان سے ورنہ تو دل سے اور اسے غصے اور اشتعال سے بھرا چہرہ دکھاے، جو غصے اور نفرت بدل گیا ہو" بحوالہ مجموعہ التوحید

آخر میں وہ کہوں گا جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا یہ بیانات امت کے فائدے میں نہیں ہیں بلکہ یہ تو اس کے دشمنوں کے حق میں جاتے ہیں یہاں مزید گنجائش نہیں ہے کہ مزید اس پر بات کی جائے کیوں کہ ہمارے پاس وقت اور جگہ دونوں کی ہی کمی ہے۔

البلاغ میڈیا: اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ امریکہ جلد یا بدیر ملک خراسان سے فرار ہو جائے گا انشاءاللہ اور اس کا فرار اسے کچھ بیو قوفانہ کام کرنے پر مجبور کرے گا کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور اس کے اتحادی آپ کو بڑی تباہی پھیلانے والے (ایٹمی) ہتھیاروں سے نشانہ بنانے کی کوشش کریں گے جیسا کہ انہوں نے جاپان میں کیا تھا؟ آپ کی حکمت عملی اس صورت حال میں کیا ہو گی؟ کیا آپ امریکی زمینوں پر اسی قسم کے ہتھیاروں سے پیشگی حملے کرنے پر غور کر رہے ہیں؟

شیخ عبدالماجد: یہ وہ چیز ہے جو لوگوں کو جہاد سے دور اور سمٹنے پر مجبور کرتی ہے، حساب کتاب، امریکہ کہ پاس کیا ہے اور ہمارے پاس کیا، اگر ہم نے یہ حساب کتاب کیا ہوتا اس سے پہلے کہ ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اپنا اعتبار رکھا اپنے فرض یعنی جہاد فی سبیل اللہ تو ہم سوویت یونین سے نہ لڑے ہوتے اور ہم ان کے افغانستان پر قبضے پر سرنگوں ہو چکتے—اللہ عزوجل نے فرمایا

جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور خدا (ان کی مدد کرے گا وہ) یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے (۳۹) یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے۔ اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بے شک خدا توانا اور غالب ہے (۴۰) سُورَةُ الحَجّ

تو آپ کیا کریں گے اگر دشمن آپ کے گھر میں گھس آئے آپ کے بچوں کو ہلاک کرے اور آپ کی حرمت کو پامال کرے؟ کیا وہاں اس قسم کے حساب کتاب ہوں گے جیسا کہ آپ نے بتائے؟ اور اگر آپ مارے گئے آپ کی عزت اور دولت کے بغیر؟ ایک حدیث ہے "جو شخص اپنی املاک کا دفاع کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنے خاندان اپنے خون یا دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے (روایت النسائی، احمد، ابوداود الترمذی سعید بن زید)

اللہ عزوجل نے فرمایا

کہہ دو کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو خدا نے ہمارے لیے لکھ دی ہو وہی ہمارا کارساز ہے۔ اور مومنوں کو خدا ہی کا بھروسہ رکھنا چاہیئے (۵۱) کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات

کے منتظر ہیں کہ خدا (یا تو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے (عذاب دلوائے) تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں (۵۲)

تو اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ایک بندہ ایٹم بم سے مارا جاتا ہے یا ایک میزائل سے یا وہ ویسے ہی مارے جاتے ہیں جیسا کہ گیارہ ستمبر کو مارے گئے، یہ سائل کے حساب کے مطابق ہے۔ میں اس میں اضافہ کرتا ہوں ہم ان کے ساتھ اسی حکمت عملی کا تبادلہ کر رہے ہیں وقت، جگہ اور وسائل میں اپنی حیثیت اور وسائل کے مطابق، اللہ ہی ہے جو فتح دیتا اور مقدر کرتا ہے۔

البلاغ میڈیا: القاعدہ کے مفادات ایران اور شام سے کیوں ٹکراتے ہیں جب کہ ایران افغانستان میں مجاہدین کے داخلے میں مدد فراہم کرتا ہے اور شام عراق میں باوجود اس کے کہ القاعدہ عراق میں ایران اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ حالت جنگ میں ہے؟ کیا ایسا کوئی خفیہ معاہدہ ہے کہ اس تعاون کے بدلے میں ان ممالک کے اندر کوئی لڑائی نہیں ہو گی؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

سبحان اللہ، اگر ہم خاموش ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے مفادات کو کیوں محفوظ کر رہے ہیں اور اگر ہم بولتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ ان کے مفادات سے ٹکر کیوں لیتے ہیں، ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہے، نہ ہی چھپا ہوا اور نہ ہی کوئی ذہنی ہم آہنگی کے طور پر، نہ ہی ایران اور نہ ہی شام کے ساتھ، عراق میں ہماری جنگ ہر اس شخص کے ساتھ ہے جو امریکہ کہ صیہونی صلیبی خندق میں موجود ہے اور وہ سب جو مجاہدین اور ان کے مقاصد کے بیچ آتے ہیں، سوال کے باقی حصے کے جواب میں: کیا مجاہدین نے اسلام کے سب دشمنان سے لڑائی ان کی زمینوں میں شروع کر رکھی ہے اور ایران اور شام کے سواء کوئی نہیں بچا؟

البلاغ میڈیا: مجھے بہت سے فورمز میں حماس سے متعلق سوالات موصول ہوئے ہیں، ان کی تعداد دیکھتے ہوئے ہم یہاں سب کا جواب اجتماعی طور پر دیں گے۔

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

ہم نے حماس کے رہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ترتیب پر عمل کریں اور ایک جھنڈے کے نیچے رہیں کیوں کہ ہمیں علم ہے کہ حماس کے پرچم تلے سچے ایماندار اور مخلص مجاہدین کام کر رہے ہیں اگر رہنما ترتیب پر عمل کریں تو معاملات درست ہو جائیں گے

موقف برائے حماس-اس کے رہنما اور بنیاد، شیخ ابو محمد المقدسی اس کے بارے میں سوال کے جواب ویب سائٹ منبر التوحید و الجہاد پر کیا فرمایا۔

جہاں تک حماس کے سیاسی موقف کا سوال ہے ہم نے اپیل کی کہ وہ اس کو درست کریں، اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے، بعد میں انہوں نے خود کو علیحدہ کر لیا اور اس طرح وہ اسلام کے دشمنوں کے لئے تر نوالہ بن گئے یہود، عیسائی اور اور نام نہاد "چار کے گروہ" کے، صورت حال کو دیکھیں اور اگر آپ حیران ہیں تو ان کے رہنماؤں کی حالت پر حیران ہوں، روس سے دوستی جو کہ چیچنیا میں ان کے اور ہمارے بھائیوں کا خون بہا رہا ہے، مصری خفیہ ایجنسیوں کے وزیر کے ساتھ شٹل کے سفر، اور اسی طرح دیگر عرب کے غاصبوں سے تعلقات، ایک خوشگوار زندگی شام کے عالی شان ہوٹلوں میں نصیری فرقے کی زیر نگرانی، اور روافض کے ساتھ گرم جوش تعلقات-

یہ طریقے اور یہ چلن واضح طور پر اسلامی عقیدہ سے متصادم اور غلط ہے، دوسری جانب سے ہماری امت کے معاملات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ہم تفریق میں پڑ جائیں بلکہ ہمیں ایک ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے اسی لئے افغانستان، عراق، صومالیہ خلیج اور باقی جگہیں سب ایک ہی معاملہ ہے، باوجود اس کے کہ ہم جانتے ہیں کہ دشمن کی کوشش ہے کہ وہ ان تمام معاملات کو علیحدہ کر دے تا کہ ہمارے بیچ کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہ جائے، امت کے نوجوانوں کے بیچ رابطے ہونا چاہئیں اور آپس میں صلاح مشورے ہونا چاہئیں تا کہ ان سب پر، جو کوئی بھی مسلہ اس جسم یعنی امت کو درپیش ہو، جیسا کہ ہم نے ایک مثال دی-

حسن ہیگل نے اپنی کتاب "نیو یارک سے کابل" میں کہا کہ صدر بش کے پاس اس کی میز پر مشرق وسطی میں میسر سیاسی متبادل پر ایک تفصیلی رپورٹ موجود ہے، دوسری اہم کامیابی: ایک بہت اہم لائحہ عملی ضرورت جو کہ پوری طرح حاصل کر لی گئی جب بش سینئر نے اپنی جگہ چھوڑی ۱۹۹۲ کے صدارتی انتخابات کے بعد، اور وہ ضرورت تھی "خلیج کی حفاظت کی ذمہ داری اور اس کے قیمتی تیل کے ذخائر" پروگرام کے عین مطابق جس کا خواب ہر امریکی صدر نے دیکھا مگر اس کو پانے میں ناکام رہا، مگر دوسری خلیجی جنگ نے اسے امریکہ کے لئے ممکن بنا دیا، خلیج عرب کی حفاظت کا بہترین ذریعہ یہ تھا کہ ساحلی علاقوں کو اندرونی عرب سے مکمل طور پر الگ کر دیا جائے، مطلب یہ کہ ساحلی عرب کو شام، اردن، مصر وغیرہ سے بالکل الگ کر دیا جائے جس کا مطلب یہ تھے کہ تیل کے معاملے کو عرب اسرائیل جھگڑے سے دور کر دیا جائے، جس کا اصل مطلب خلیجی ممالک کا بقیہ عرب ممالک سے تعلق توڑ دیا جائے۔

وہ مزید اضافہ کرتے ہیں: اصل میں تو یہ رپورٹ صدر سے براہ راست مکالمہ ہے کہ جو ان کو بتاتا ہے کہ یہ کرنا ہے یہ نہیں کرنا اور اس سے بچنا ہے اور یہاں سے ہوشیار رہنا ہے۔

پہلا معاملہ جو صدر کو بتایا گیا، مشرق وسطی میں، جیسا کہ اس کو روایتی طور پر کہا جاتا ہے، دو اہمیت کے نقطوں کو خلط ملط نہ کریں، کیوں کہ ہر ایک کا ایک دوسرے سے الگ اور خود مختار رہنا ضروری ہے، خلیج اور اس کے علاقے ایک طرف اور فلسطین اور اس کے علاقے ایک طرف، مطلب یہ ہے کہ حکمت عملی میں اسرائیل کو تیل سے الگ رکھنا ہے، خلیج اور فلسطین کے معاملے کو ملا دینا ایک خطرناک رد عمل کو جنم دے سکتا ہے جن کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے، مزید یہ کے ان دونوں حصوں کے علیحدگی ان دونوں معاملات پر، ان کی حدود میں، گرفت کی مضبوطی کی ضمانت ہے-

اور یہی وہ کچھ ہے جو حماس ان کو سونے کی پلیٹ میں رکھ کر پیش کر چکی ہے،

یا اللہ، ہم تجھ سے فریاد کرتے ہیں کہ ہمیں حزن سے دور فرما اور ہمیں غم سے نجات دے،

معاملات کو صحیح کرنے میں سب سے بنیادی عنصر اللہ سے دعا ہے خلوص نیت سے، اچھائی کو جاری کرنا اور برائی سے روکنا، جہاد امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ایک ذریعہ ہے، خلوص نیت اور جدوجہد کا کتاب و سنت کے مطابق ہو تو آپ دیکھیں گے کہ جہد صحیح راستے پر جائے گی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس پر اپنا فضل فرمائیں گے۔

ہم انشاءاللہ جلد اچھے نتائج دیکھیں گے، اور مخلصین کی جماعت کو اللہ صبر عطا فرمائے گا ان کے جہاد میں۔

البلاغ میڈیا: میرے پاس کچھ سوالات ہیں، میں اپنی استطاعت کے مطابق ان کا بہترین جواب دینے کی کوشش کروں گا:

پہلا سوال: شہید کے متعلق، انشاءاللہ، ہمارے بھائی ابو دجانہ الخراسانی، ہم نے اپنے بھائی کو ذرائع ابلاغ میں دیکھ چکے ہیں جو کہ السحاب میڈیا کی طرف سے تقسیم کی گئیں، ہمارے پاکستانی بھائیوں طالبان نے بھی ذمہ اٹھایا ہے کہ وہ اس مقدس مہم میں شامل ہوں گے ہم نے ان کو امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کے ساتھ دیکھا، میرا سوال یہ ہے کہ، کیا القاعدہ اور طالبان مجاہدین کے مابین تعاون صرف ذرائع ابلاغ تک ہی ہے یا ان کا تعاون آپس میں منصوبہ بندی اور عملی سرگرمیوں تک ہے؟

دوسرا سوال: ہمارے بھائی نضال ملک حسن اللہ ان کو رہائی نصیب فرمائے، انہوں نے ایک اعلیٰ کردار ادا کیا ایک نقش قدم پیدا کرنے کا کسی بھی مسلمان کے لئے جو اپنے دین سے محبت کرتا ہو، جب انہوں نے اپنے ہی ملک میں اپنے ہتھیار کا رخ دشمن کی طرف کر دیا، آپ کا ان تمام مسلمانوں کے لئے کیا مشورہ ہے جو صلیبی دشمنوں کی سرزمین پر رہ رہے ہیں، کیا ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے بھائی ملک نضال کے نقش قدم پر چلیں؟ مہربانی فرما کر وضاحت فرمائیں

تیسرا سوال: آپ کی شیطانی سرزمین امریکہ میں ہوئے تازہ ترین آپریشن پر کیا رائے ہے؟ آپ کا بموں کے نہ پھٹنے پر کیا ردعمل ہے؟ کیا ایسا کوئی پیمانہ ہے کہ یہ آپریشن کامیاب ہوا یا ناکام؟ آپ کی مخلصانہ اور مقدس جدوجہد پر آپ کا شکریہ آپ کے جواب کا منتظر

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

پہلا جواب: القاعدہ اور طالبان جہاد میں پوری طرح تعاون کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل سے، مہمات کی منصوبہ بندی اور عملی اقدامات میں۔

دوسرا جواب: ہمارے بھائی نضال ملک نے ایک اعلیٰ نقش قدم چھوڑا ہے دوسرے مسلمانوں کے لئے کہ وہ اس پر چلیں،، اس امت کا ہر بیٹا دشمن کی بنیاد میں پڑنے والا ایک شگاف ہے۔

تیسرا جواب: یہ آپریشن کامیاب ثابت ہوا کیوں کہ اس سے ثابت ہوا کہ مجاہدین کی پہنچ امریکہ تک ہے اس کہ بعد تو کچھ بھی ممکن ہے۔

البلاغ میڈیا: آپ کا سلفی جماعتوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو جہاد کو اختیار نہیں کرتے البتہ اس کے لئے مذہبی احکامات کو پہلے آنا ضروری سمجھتے ہیں؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

یہ بات پہلے سے ہی واضح ہے کہ کہ اسلام میں علم اور علماء کے نزدیک ہر مسلمان چاہے وہ خود عالم ہو یا طالب، مجاہد ہے اور ہمارے موجودہ حالات میں تو جہاد فرض ہے، تو کوئی سلفی کیسے جہاد کو چھوڑ سکتا ہے، اگر کوئی سلفی ہے تو وہ مجاہد ہو گا ہی، کیا کوئی سلفی علم اور جہاد کے بیچ فرق ڈال سکتا ہے؟ وہ جہاد کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں جب یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کی زمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے، کیا آپ اس میں واضح تضاد نہیں دیکھتے اس سے پہلے ہی کہ ہم کسی تفصیل میں جائیں اور کسی ثبوت شواہد کی بات کریں۔

البلاغ میڈیا: ایک مسلہ جس کی وجہ سے میری نیند اڑ چکی ہے، وہ مسلہ یہ ہے کہ ہمارے مجاہد بھائی فوج میں شامل لوگوں کو اندھا دھند نشانہ بناتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں کہ الجیریائی حکومت جبری بھرتی کرتی ہے اور اور

مسلمان نوجوانوں کو جبری پہاڑوں پر بھیجتی ہے، اللہ کی قسم، میں نہیں سمجھتا کہ یہ گناہ ہے کہ میں کہوں کہ اگر تمام مرد جبری طور پر بھرتی کر لئے جائیں، تو کیا اس بات کی اجازت ہو گی کہ سب کو ہی ہلاک کر دیا جائے؟ اللہ کی قسم یہ میرے لئے ایک مسلہ ہے، اور مجھے اس کا جواب معلوم نہیں۔

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ بنیادی طور پر غاصبوں کی تمام فوجیں کفر جیسی ہیں ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

پہلے وہ جو کہ فوج میں ہیں اور غاصبوں اور ظالموں اور کفر کی حمایت کرتے ہیں، وہ اس دنیا میں بھی کافر ہیں اور اس کے بعد بھی اگر وہ اسی حال میں مر جاتے ہیں۔

دوسرے وہ جوان کی تعداد کو بڑھاتے ہیں جب کہ وہ ان کے کفر کی حمایت نہیں کرتے اور نہ ہی اہل ایمان کی ان کے حق میں مخالفت کرتے ہیں، یہ اس دنیا میں تو ایسے ہی پہچانے جائیں گے، کیوں کہ وہ ایسا عمل کرتے ہیں، کہ ان کا فوجی ہونا یا مدد گار ہونا یا پیرو ہونا کفر اور غاصبوں کے حق میں ہے، اور پھر روز قیامت وہ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے، جو چیز ان کو سمجھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ یہ سب فوجیں جن کہ لئے یہ کام کر رہے ہیں وہ اصل میں کفر کہ آلہ کار ہیں، باوجود اس کے کہ وہ یہ دعوا کرتے ہیں کہ وہ اس نیت سے آئے ہیں کہ وہ بیرونی طاقتوں کی جارحیت اپنی زمین سے دور کریں، جیسا کہ وہ کہتے ہیں، اصل میں وہ ایسا نہیں کرتے اصل میں تو وہ غاصبوں کے تخت کی حفاظت کرتے ہیں۔

وہ، اپنی بہترین نیتوں کہ ساتھ، انہیں لوگوں کی مانند ہیں جنہوں نے مکّہ میں ایمان قبول کیا مگر مدینہ ہجرت کرنے سے معذور رہے، اور کفار نے ان کو زبردستی اپنی فوج کے ساتھ بدر کے معرکے میں بھیج دیا، اگر کوئی مسلمان تیر چلاتا تو وہ ان لوگوں پر آ گرتا اللہ عزوجل بتاتا ہے

اور جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان
سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے فرشتے
کہتے ہیں کیا خدا کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ایسے لوگوں کا ٹھکانہ
دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے (۹۷) سورة النّسَاء

وہ ان ہی کی طرح حشر کیے جائیں گے جن کے ساتھ وہ کھڑے ہیں، کیوں کہ مسلمان ان میں فرق نہیں کر سکتے جنگ کی افراتفری میں، البتہ یہ ذمہ ان فوجیوں پر ہے جو کہ آگے لڑنے جاتے ہیں یا جوان کے تعداد بڑھانے جاتے ہیں کہ وہ تفریق پیدا کریں، بنیادی طور پر تو یہ وہ فوج ہے جو مسلمانوں سے لڑنے آگے جاتی ہے، یہ اللہ کے دین سے لڑائی کی حالت میں ہے، اسکی مخالفت اور اس کو توڑنے کی فکر میں، مسلمان اس بات پر بری ہے، اور اصل میں تو انعام کا حقدار ہے کہ وہ زمین میں کفر کو سزا دے اس کے افراد کو، جب تک یہ بات ثابت نہ ہو کہ یہ کفر کو ناپسند کرتا اور اس کی مخالفت کرتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر کی تعداد میں اضافے کی وجہ بننے سے خبردار فرمایا ہے "میں اس شخص سے بری الزمہ ہوں جو کافروں کے بیچ میں رہتا ہے" یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو کفار کے بیچ رہ رہے ہوں بغیر وجہ کے تو ان کا کیا حکم ہوگا جو مرتد اور کافر فوج کے ساتھ ان کے تعداد بڑھانے جاتے ہیں اللہ کے دین سے لڑائی میں؟

فوج میں ایک عہد لیا جاتا ہے، جو کہ ہر فوجی کو پابند کرتا ہے کہ وہ کفار اور غاصبوں کی مدد کریں گے-

تکفیر کے معاملات میں ہم اپنی مرضی سے فوج میں آنے والے اور جبری بھرتی کیے ہوئے افراد میں فرق رکھتے ہیں، اور اگر یہ لوگ کیوں کہ اللہ کے دشمنوں نے اللہ کے بندوں کو ڈرا دھمکا کر خوفزدہ کرر کھا ہے اور ان, انکار کریں تو ان کو جیل میں ڈال دیا جاتا ہے کی آزادی حرکات و سکنات کو مشکل بنا رکھا ہے اور ان کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ایسے کاغذات ساتھ رکھیں جس سے ثابت ہو سکے کہ انہوں نے جبری بھرتی کا معینہ وقت پورا کر لیا ہے، اور ان کو بزور طاقت مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ طاغوت کی بندگی کریں، اس لئے کچھ لوگوں نے اپیل کی ہے کہ اس معاملہ میں مجبوری ہے، البتہ مجبوری کی صحیح صورتیں، جو اہل علم نے بیان فرمائیں کہ جن میں کفر کا ساتھ دینے اور کلمہ کفر کہنے کی اجازت ہے جب کہ دل اسلام پر مطمئن ہو، وہ صورتیں اکثر ہی یہاں پر پوری نہیں ہوتیں جیسا کہ لوگ حالات پیش کرتے ہیں، کسی بھی حال میں مجبوری کی صورتحال اور اور کمزوری کا درجہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ہی

ہوتا ہے، ہر شخص اپنا خود ذمہ دار ہے، وہ اپنی حالت جانتا ہے اور اپنی کمزوری اور مجبوری کی سچائی بھی، حقیقت میں صورتحال مختلف ہوتی ہے مختلف ممالک میں یا مختلف انسانوں میں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"تو اللہ سے ڈرو جتنا ڈر سکتے ہو"

یہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ کہ اپنی مرضی سے اس فوج میں خدمات پیش نہ کرے، اور خوشی سے ان کے لئے خدمات نہ دے، بلکہ اس کو ان سے بچنا چاہیے اور فرار ہونے کی تدبیر کرنا چاہیے اپنے دین کو بچاتے ہوئے اتنی دور جتنی دور وہ جا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ کے طرف چلنے میں جلدی کرو، میں اسی کی طرف سے ڈر سنانے والا ہوں، صاف اور کھلا"

صحیح بخاری کتاب الایمان: مشکلات سے دین کو بچا کر نکلو

البلاغ میڈیا: بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جن کو بہت سا وقت اور محفوظ مقامات موجود ہیں جہاد کی تیاری کے لئے، مگر وہ اپنی ذاتی وجوہات یعنی اچھی تیاری یا کچھ تکنیکی فنون سیکھنے، جیسے الیکٹرانکس وغیرہ کی بناء پر یا مالیات کی عدم فراہمی پر، انتظار کرتے ہیں، اور اس طرح وہ سالوں کا وقت ضائع کر دیتے ہیں، جو کہ ان کے ارادے کو موخر کر دیتا ہے، کیا آپ ایسے لوگوں کو مشورہ دیں گے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دیں، اور جہاد پر جانے کی جلدی کریں تاکہ وہ اس کا فائدہ اٹھا سکیں جو ان کے پاس موجود ہے؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

مالیت کی موجودگی یا عدم موجودگی، وقت کی کثرت یا قلت، موجودہ صلاحیتوں کے ساتھ جہادی گروہوں میں شمولیت اختیار کرنا جو کہ آپ کے ضرورت مند ہیں، فنون کے حاصل کرنے میں آسانی یا مشکل، ان فنون کی جہادی گروہوں کے لئے اہمیت، جہادی

گروہوں میں شمولیت میں آسانی یا مشکل، اور حالات سے مطابقت حاصل کرنا اس سوال میں ہے، مجاہد ان تمام چیزوں کو صورتحال کے مطابق حاصل کر سکتا اور اس کو ترتیب دے سکتا ہے اللہ فرماتا ہے:

"تو اللہ سے ڈرو جتنا ڈر سکتے ہو"

البلاغ میڈیا: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ عربوں کی توجہ عراق سے کیوں ہٹ گئی ہے ایسے علاقوں کے جانب جہاں پہلے سے ہی بہت سے مجاہدین موجود ہیں جیسا کہ افغانستان؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

حقیقت میں وہ خون جو کہ جہاد کہ پہیے کو چلتا رکھتا ہے جب کہ لوگ جہاد سے کنارہ کشی اختیار کر رہے ہوں سب سے اہم ہوتا ہے

اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی
وراثت خدا ہی کی ہے۔ جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ
(اور جس نے یہ کام پیچھے کئے وہ) برابر نہیں۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے
جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا۔ اور خدا نے سب سے
(ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے واقف ہے (١٠)

سب بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ صلیبیوں سے تمام محازوں کو محفوظ کرنا ایک انتہائی اہمیت کا کام ہے تاکہ اس کو روکا جائے اور جہاد کا پہیہ کسی بھی محاذ پر ہلکا ہو نا نہ تو جہاد کے حق میں ہے اور نہ ہی مجاہدین کے حق میں، یہ ہی وہ وجہ تھی کہ جس کے لئے میں نے ماضی میں بھی لکھا جیسا کہ "عالمی جہاد اور افغانستان کا محاذ"

البلاغ میڈیا: ہم اپنے لئے مشورہ چاہتے ہیں، عورتوں کی جماعت جو قوت نہیں رکھتی، اور جہاد کے لئے کوئی رہبر نہیں پاتی؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

آپ نئی نسلوں کو جہاد کی محبت سکھائیں اور مجاہدین کے لئے راستہ ہموار کریں، اللہ کے دین کے لئے محنت پر حوصلہ افزائی کریں اور اللہ کے دین کے لئے جہاد پر، ان سب افراد کے لئے دعا کریں جو پہلے آئے اور جنہوں نے حق کی پیروی کی بعد میں، یہ وہ تمام بہت اہم چیزیں ہیں جو مسلمان عورت دین کے خدمت کے لئے، اور جہاد کی گاڑی کو آگے چلانے کے لئے کر سکتی ہے،

کیا آپ نہیں دیکھتی ہیں کہ ہم اپنی تعداد اور سامان حرب سے جہاد کرتے ہیں مگر اللہ پر انحصار کرتے ہوئے، مجھے یقین ہے کہ رات کے بیچ کی گئی دعائیں، کسی مسلمان بہن کی جانب سے، کسی شہید کی بیوہ کی جانب سے یا کسی شہید کی ماں کی جانب سے ہی وہ چیز ہیں جو اس وقت اس امت کو سہارا دیے ہوئے ہیں، اللہ اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے اور وہ اللہ کے بندوں پر بجلی کی طرح گرتے ہیں، ان ہی دعاؤں کی برکت سے اللہ اپنے فضل واحسان سے، مجاہدین کہ اعمال کو جنتوں میں اٹھاتا ہے ابو نائم سے روایت ہے ابی عابدہ سے "تمہارے کمزوروں کے ذریعے سے تم کو فتح دی جاتی ہے"

البلاغ میڈیا: یہ کسی سے مخفی نہیں خاص طور پر جہادی حضرات سے کہ جہاد کا دروازہ ابھی تک پوری طرح نہیں کھلا ہے، اور امت کو جہاد پر آزادی حاصل نہیں ہے اور اہم ترین مقاصد میں سے ایک درمیانی مقصد مجاہدین کے لئے کامیابی ہے، انشاءاللہ کہ امت پر جہاد کا دروازہ کھولا جائے، اس میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ میدانوں کا رخ کر رہے ہیں وہ ایک اچھی تعداد ہے جس کا کبھی ذکر نہیں کیا جاتا، اور امت میں ایسے لوگ بھی اچھی تعداد میں ہیں جو آپ کی پکار پر لبیک کہنا چاہتے ہیں مگر ان کے پاس کوئی راہنمائی موجود نہیں، میں نے شیخ عطیہ اللہ حفظہ اللہ کا ایک بیان پڑھا ہے کہ ایک مجاہد یا تو مجاہد ہوتا ہے یا طالبعلم دین کا اور اس کو کچھ اور نہیں ہونا چاہیے، اور یہی معاملہ اب سلفی نوجوانوں کے ساتھ ہے، آپ ان کو سلفی شیوخ کہ ساتھ علم کے گھواروں میں دیکھیں گے، اور اکثر آپ یہ دیکھیں گے کہ ان شیوخ

کی آراء مجاہدین سے مختلف ہی ہوتی ہیں، اور یہ وہ معاملہ ہے جو یقینی ہے، اور امت نے آج تک ایسا وقت نہیں دیکھا کہ اس کے علماء اور راہنماؤں میں اختلافات نہ ہوں، خاص طور پر اگر یہ شیوخ صحیح العقیدہ ہوں اور کٹھ پتلی حکمرانوں کو خوش کرنے اور ان کو مضبوط نہ کرتے ہوں تو، تو مختصراً آپ کی رائے سائنسی سلفی پیغام کے شیوخ کے بارے میں کیا ہے اور آپ ان کو کیا درجہ دیتے ہیں؟ آپ ان کو کیا مشورہ دیتے ہے؟ آپ کے جہادی حضرات جو کہ فورمز اور میدانوں میں موجود ہیں کے لئے کیا مشورہ ہے اور ان بھائیوں کے لئے جو ان شیوخ سے بحث کرتے ہیں اور ان کو ان غلطیوں پر پکڑتے ہیں جن پر اہل سنت کے قدیم وجدید علماء بھی نہیں بچ سکے؟ کیا یہ مجاہدین کے حامیوں کا ذمہ نہیں کے وہ ان شیوخ تک مجاہدین کا سچا موقف پہنچائیں تا کہ وہ شیوخ اپنی آراء پر نظر ثانی کریں؟ کیا یہ ترجیح نہیں ہونا چاہیے کہ ان شیوخ کی حفاظت کی جائے صلیبیوں کے ذرائع ابلاغ کے سوچے سمجھے آپریشن سے بچنے کے لئے جو امت کو گمراہ کر کے القرداوی، عمرو خالد، اخوان گروپ، صوفی وغیرہ جیسے جعلی اور ناقص لوگ بنانا چاہتا ہے جو کہ عرب اور غیر عرب غاصبوں نے بنانے کی کوشش کی، کیا یہ ترجیح نہیں ہونا چاہیے کہ ان شیوخ کو مجاہدین کے حلقے میں لائیں یا کم سے کم ان کو اپنی مخالفت سے ہٹایا جاسکے، کیا یہ ترجیح نہ ہو کہ طالبان دین کے دل جیتے جائیں جو کہ ان شیوخ کے آس پاس ہوتے ہیں شائد وہ جلد مجاہدین میں شامل ہوں، کیا یہ محفوظ نہیں کہ ہم یہ کوشش کریں کہ مجاہدین ہمارے فورمز پر متاثر ہوں کیوں کہ ہم مجاہدین کی نمائیندگی کرتے ہیں، امت کی ایک اکثریت ان اختلافات کو نہیں سمجھتی اور یہ چیز کچھ حضرات کا مجاہدین میں تفرقہ ظاہر کرنے کی وجہ ہے، کیا انصار ہونے کی وجہ سے یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ ہم سلفی سنی پیغام کو ملا کر سائنسی نقطۂ نظر سے اور ایک جہادی نقطہ نظر بنائیں اور ان اختلافات کو فروعی سمجھیں بجائے مخالفانہ سمجھنے کے؟ سب مجاہدین جہاد پر باہر نہیں جا سکتے تو جو رک رہیں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے؟ خاص طور پر ابھی جب سلفی پیغام پر انتہا پسند ہونے کا الزام لگ رہا ہے، امت میں حد سے زیادہ تحمل اور برداشت کے تباہ کن پیغامات کو عام کیا جارہا ہے، جدیدیت اور اس جیسی اصطلاحات جو اپنی اصل معنی سے ہٹ کر ہیں پھیلائی جارہی ہیں تاکہ امت کو نشانہ بنانے کے خبیث اہداف حاصل کیے جاسکیں؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

عزیز بھائی، اگر ہم عمومی طور پر بات کریں تو پچھلے تیس سالوں میں سلفی العقیدہ شیوخ میں سے کچھ شیوخ میرے بھی اساتذہ رہ چکے ہیں، جیسے مثال کے طور پر مجھے یاد ہے، شیخ محمد اسماعیل قیم، باوجود اس کے کہ اللہ کے فضل سے میں نے جہاد جیسے فرض کو پیچھے نہیں چھوڑا، اور فورمز میں موجود معزز بھائیوں کے شیوخ کو رد عمل کی بات ہے یہ معاملات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان کو الگ الگ صورتحال کی مناسبت سے دیکھا جائے، شیوخ کی آراء کو دیکھے بغیر آگے نہیں بڑھایا جاسکتا، اگر کچھ معاملات بھائیوں کو خلط ملط کر دیتے ہیں خاص طور پر صلیبیوں کے اسلامی دنیا پر جارحیت کی روشنی میں تو ایسا تمام شیوخ کا معاملہ نہیں ہے جیسا کے آپ جانتے ہیں، اور ان کے تمام الفاظ بھی پھر سے دیکھے جانے کی ضرورت نہیں، یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر رائے اور ہر صورتحال کو اس کی مناسبت اور اس کے حالات کے مطابق دیکھیں اور سمجھیں۔

البلاغ میڈیا: جزیرہ نما عرب کے مجاہدین وہاں کے حکومتوں سے صلح کیوں نہیں کر لیتے اور وہاں سے مجاہدین کو تربیت دے کر محاذوں کے طرف بھیجتے ہیں، اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یمن کی جنگ کون جیتتا ہے، اس کا مطلب یہی بنتا ہے کہ اسلام کی شکست ہو گی، اس بات سے کوئی فرق نہیں کہ کون کس کے ہاتھوں مارا جاتا ہے کیوں کہ اس کا فائدہ امریکہ اور اس کہ اتحادیوں کو ہی ہو گا، سب یہ بات جانتے ہیں، تو ہم کیوں ان سے صلح نہ کر لیں اس شرط پر کہ وہ ہمیں نشانہ نہ بنائیں اور جواب میں ہم ان کو، جب تک ہم طاقت حاصل نہ کر لیں اور کچھ محدود وقت کے لئے؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

الحمدللہ، آپ کے بھائی انتھک محنت کرتے ہیں شریعت کی روشنی میں جہادی حکمت عملی طے کرنے کے لئے جو کہ اسلام اور مجاہدین کے مفاد ہوں، ہم جہاد اور کرتے ہیں اور مقصد رکھتے ہے اور اللہ کے مہربانی سے استحکام اور فتح تک پہنچ رہے ہیں، یہ بات جان لیں بھائی کہ جو بھی صحیح ہو گا وہی سچا ثابت ہو گا اور وہی مسلمانان کے مفاد میں ہو گا، اللہ عزوجل نے فرمایا:

"سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے۔ اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ اس طرح خدا (صحیح اور غلط کی) مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو)"

سورۃ الرّعد (١٧)

البلاغ میڈیا: آپ کی ان بھائیوں کے لئے کیا ہدایات ہیں جو ایسے علاقوں میں ہیں جہاں جہادی سر گرمیوں کے اثرات نہیں، آپ کا رد عمل کیا ہوتا ہے، آپ کے تجربے کے مطابق، جب ان علاقوں میں جہاد ظاہر ہوتا ہے، خاص طور پر جب، وہاں کوئی ایسی کاروائی ہوتی ہے جو عالمی جہاد کو کوئی فائدہ نہیں دیتی ایسے وقت میں جب آپ ایسی جگہوں پر اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہیں کہ جو بہت کم تجربہ رکھتے ہیں یا ناتجربہ کار ہوتے ہیں؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

جہاد کی عمومی حکمت عملی سے متعلق ہمارا یہ کہنا ہے کہ یہ بات تو سب بھائیوں کو معلوم ہے کہ اس وقت کفر کے سرغنہ امریکہ پر خاص توجہ رکھنے کی ضرورت ہے، میدان میں اس حکمت عملی پر عمل میں غلطیاں ہو رہی ہیں، جیسا کہ ہم اپنے غیر مجاہد بھائیوں اور باقی سب سے درخواست کر چکے ہیں اور وہی آپ سے بھی کرتے ہیں کہ اپنی حکمت عملی پر عمل کرنے سے پہلے مناسب وقت لیں۔

البلاغ میڈیا: میں فلسطینی علاقوں میں سلفی جماعتوں کے بارے میں مشورہ چاہتا ہوں، آپ بیت المقدس میں موجود سلفی جماعتوں کو کیا مشورہ دیں گے؟ اور اپنے تجربے اور مہارت کی بنیاد پر ان کے انضمام پر آپ کی کیا رائے اور مشورہ ہے؟ کیا آپ نے ایسی کبھی دیکھا ہے کہ مختلف جماعتوں نے کچھ اختلافی معاملات پر اتفاق کر لیا ہو (اجتہادیہ)؟ کبھی کبھی مختلف انداز سے سمجھنے کے طریق، مختلف دھڑوں کے انضمام کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں؟ یہاں ہم رباط کی سرزمین میں بے صبری سے آپ کے مشورے کا انتظار کر رہے ہیں۔

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تفرقے اور آپسی اختلافات ہمیشہ تباہی اور بربادی لاتے ہیں، امت وار مجاہدین کو اس معاملے میں ایک بھرپور یکجہتی کی ضرورت ہے۔ اگر ہم قانونی نقطہ نظر اور اللہ کی راہنمائی سے دیکھیں جو کہ ایمان والوں کو حکم ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم
کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب سخت ہے

(۲) سورة المائدة

اللہ فرماتا ہے

اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا

اور تفرقہ نہ کرنا ورنہ تم دل ہار بیٹھو گے اور تمھاری طاقت ٹوٹ جائے گی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جماعت میں رہو، بیشک بھیڑیا اکیلے رہنے والے جانوروں کی گھات میں رہتا ہے"

پھر حقیقت بھی ہمیں یہی سکھاتی ہے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد یہ تھا کہ معاملات کو اندرونی طور پر صحیح کیا جائے اسی لئے انہوں نے باہر جہاد سے قبل ایک جھوٹے نبی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد شروع کیا۔

نورالدین زنگی کی محنت مسلمان ممالک کو ایک کرنے کے لئے ایک بہت اہمیت کی حامل کوشش تھی جس نے صلیبیوں پر فتح کے لئے راستہ پیدا کیا۔

مجاہدین اس بات پر متفق ہیں کہ ربط ضبط اور اخلاص سے کام شروع کیا جائے اور اس کو بعد میں بھی اسی طرح سے جاری رکھا جائے۔ اور اس کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک ہو کر کام کیا جائے اور یکجا ہو کر دشمن کے خلاف اپنے مقاصد کے حصول کی جدوجہد کی جائے۔

اس کا الٹ ہماری تفریق میں اضافہ کرے گا اور ہمیں دشمن کے سامنے کمزور کر دے گا اور ہم یہ یا کوئی بھی دوسرا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہیں گے، یہ یکجہتی مجاہدین کے لئے امت کی محبت اور مجاہدین کے اندرونی محبت کو مضبوط کرنے میں مدد دے گی، اور یہ چیز دشمنوں کے دلوں میں دہشت ڈال دے گی اور اللہ کی رضامندی کے حصول کا باعث بنے گی۔

اور اس سلسلے میں امید کی ایک کرن اس صورت نظر آتی ہے کہ مجاہدین کے اکثر گروہ یکجان ہو کر کام کرنے کے متلاشی نظر آتے ہیں، مجاہدین میں یکجہتی اور اتحاد ایک آسان بات ہے اگر اخلاص نیت اور اللہ کے لئے اپنی جانیں وقف کر دی گئی ہوں، یہ ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے جب مجاہدین کے گروہ ایک ہو کر کام کرتے رہے اور کامیابی ان کے قدم چومے۔ دوسری طرف ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جب مجاہدین کی حکمت عملی، عمل درآمد اور مقاصد الگ ہوں تو ناکامی ہی مقدر بنتی ہے، جیسا کہ کچھ ممالک میں پچھلی صدی کے آخری عشرے میں ہوا، اور یہ وہ چیز ہے جو ہم پھر سے ہوتی نہیں دیکھنا چاہتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک ہی سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

البلاغ میڈیا: آپ دنیا بھر سے یہودیوں کو اغواء کرنے ان کے بدلے میں مسلمانوں قیدیوں کو چھڑانے کی کوشش نہیں کرتے؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

بہت سے اچھے خیالات اور پروگرام موجود ہیں جن پر عمل درآمد کے لئے پوری دنیا میں تقسیم کیے جانے اور امت کے نوجوانوں کے درمیان یکجہتی کا ہونا بہت ضروری ہے، یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ مجاہدین بھائیوں جن کا تعلق القاعدہ سے نہیں تھا، نے کچھ ایسے کام کیے جو امت کے مفاد میں تھے اور جو کہ مجاہدین کی حکمت عملی کے عین مطابق تھے اور اسلامی کام کی عمومی حکمت عملی کے حق میں تھے، جب ہمارے بھائی کو واضح طور پر ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں اس قسم کے کارنامے سرانجام دیتے ہیں تو القاعدہ کو محض ایک محدود تنظیم کچھ مخصوص ناموں کے ساتھ ہی نہیں سمجھا جانا چاہیے بلکہ یہ ایک جہادی جھنڈہ بن چکی ہے جس کے تلے مجاہدین کاروائیاں کر رہے ہیں، ایک مصری سیاسی مبصر سے انٹرویو میں بی بی سی کے اناونسر نے پوچھا "کیا القاعدہ امریکہ کے خلاف حملے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟"

تواس مبصر نے جواب دیا کہ القاعدہ اب کچھ افراد پر مشتمل ایک تنظیم کا نام نہیں رہا ہے، بلکہ اب یہ ایک نشان بن چکا ہے جس کے حامی دنیا بھر میں پھیلے ہیں، اور جس کے لائحہ عمل کو بہت سے گروہ اور لوگ اپنا سمجھتے ہیں، کیا امریکہ پوری دنیا سے دشمنی کر سکتا ہے؟

البلاغ میڈیا: مجاہدین کا لائحہ عمل خراسان سے حملہ آور کو مار بھگانے کے بعد کیا ہوگا؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

میں اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ وہی دیکھیں گے جو کہ ان کی خوشی کی وجہ بنے گا اور جو کہ کتاب و سنت میں پہلے ہی سے موجود ہے، اللہ نے فرمایا:

(۳۸) اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔
(۳۹) سورۃ الانفال

البلاغ میڈیا: وہ کیا شرائط ہیں جو آپ کی ہوتی ہیں کہ جن کی بنیاد پر کوئی بھی اسلامی گروہ آپ سے اتحاد کر سکتا ہے اسلامی علاقوں میں؟ اور وہ کیا چیزیں ہیں جن کو آپ کبھی برداشت نہیں کرتے اور ان کو جہادی عمل کے لئے خطرہ تصور کرتے ہیں؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

ہم کسی بھی ایسے شخص کے ساتھ کام کرنے کو تیار ہیں جو اہل سنت والجماعت کے اصولوں اور سلف صالحین کے طریق پر چلتا ہو اس سلسلے میں، میں ان چیزوں کا تذکرہ مناسب سمجھتا ہوں جو شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے بیان کی ہیں

"ہم اپنا ہاتھ ہر اس مسلمان کی طرف بڑھاتے ہیں جو اسلام کی فتح کے لئے ہمارے ساتھ کام کرنا چاہتے ہے اور ہمارے ساتھ اس لائحہ عمل پر عمل کرنا چاہتا ہے کہ جس کے ذریعے امت کو اس کی موجودہ تکلیف دہ حالت سے نکالنا مقصود ہے، اس بات پر خاص توجہ کے ساتھ کے غاصبوں سے قطع تعلق کیا جائے، لادینوں سے مخالفت اور دین داروں سے موافقت اور اللہ کی راہ میں جہاد، ایسے لائحہ عمل میں کے جس میں وہ سب جو اسلام کے لئے جہاد کرنے والے اور قربانی دینے والے ہیں، اسلام کی سرزمینوں کو آزاد کرانے کے لئے اور اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کریں اور پھر اس کی دعوت کو پھیلائیں"

البلاغ میڈیا: انفرادی کاروائیوں کی کیا اہمیت ہے جو کہ صلیبیوں کے مفادات کو نشانہ بنائیں دنیا بھر میں، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان کا اثر جہاد پر پڑتا ہے؟ کیا آپ مسلمانوں کو یہ کرنے کا مشورہ دیں گے؟ وہ کیا مفادات ہوں گے جن کو نشانہ بنانے کا مشورہ آپ دیں گے؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

ہمارا جہاد اس امت کے لئے ہے، جس میں ہم مسلمان ممالک کے کٹھ پتلی حکمرانوں سے ٹکراتے ہیں جو کہ کفر کے مقاصد کے حصول کے لئے کام کرتے ہیں، اور ان ہی کے نمک خوار ہیں، ان کی فوجوں سے جو ان کے تخت و تاج کو بچانے کے لئے موجود ہیں بجائے اس کے کہ وہ امت کی حفاظت کریں، یہ حال فلسطین، عراق، افغانستان، صومالیہ، چیچنیا اور کشمیر میں ہے، اور مسلمانوں کے دوسرے معاملات اس کے گواہ ہیں، وہ امت کی حفاظت کرتے ہیں وہ مجاہدین ہیں جو کہ القاعدہ اور دوسری جہادی جماعتوں سے پہچانے جاتے ہیں اور وہ مجاہدین جو اہل سنت والجماعت کے تحت عمل کرتے اور جہاد کو ہی وہ واحد ذریعہ سمجھتے ہیں جس سے امت کی حالت بدلی جاسکتی ہے، چاہے وہ انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر، چاہے وہ کسی جہادی تنظیم سے تعلق رکھتے ہوں یا اکیلے ہی کام کرتے ہوں، دنیا کے ہر مسلمان پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا فرض ہے جہاں بھی وہ موجود ہو، مجاہد نضال ملک حسن جیسا کہ میں نے پہلے بتایا دوسروں

کے لئے ایک نمونہ ہیں جو کام انہوں نے کیا، جیسا کہ مجاہد ابو دجانہ الخراسانی، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انھیں مجاہدین میں قبول فرمائے، آمین، صہیونی صلیبی دشمن اس وقت بہترین نشانہ ہے-

البلاغ میڈیا: کیا مجاہدین فورمز کے آلات وتیاری کے حصوں میں چھپنے والی معلومات سے فائدہ اٹھاتے ہیں؟ کیا ان کو اس علم کو حاصل کرنے کے لئے پرواہ کرنے کی ضرورت ہے؟ آپ کا مشورہ ان لوگوں کے لئے کیا ہے جو پیچھے بیٹھے ہیں اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ تیاری تو میدان جہاد میں ہوتی ہے؟ آپ کا مشورہ ان بھائیوں کے لئے کیا ہے جن کو اب تک جہاد کے میدانوں میں جانے کا موقع نہیں ملا؟ اور وہ انٹرنیٹ کے ذریعے سے تیار ہونا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ہمیں ہدایت دیں گے کہ ہم کسی ایک مضمون کو پڑھیں اور اس پر تحقیق کریں اور اسے اپنے اس حصے میں شائع کریں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پیچھے بیٹھے بھائی آپ کی اور ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں جو آگے آنا چاہتے اور تربیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ اس بات کا مشورہ دیں گے کہ ہتھیار بنانے سے متعلق انگریزی میں موجود کتابوں کا ترجمہ کیا جائے؟ کیا آپ کے خیال میں یہ فائدہ مند ہوگا؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ فورمز پر شائع ہونے والے مواد کے فوجی، سیاسی اور قانونی فوائد ہیں-

تراجم کے بارے میں، عرب دنیا کی آبادی مسلم دنیا کا پانچواں حصہ ہے، اور بلا شبہ پراپیگنڈہ کرنے والوں کو کوئی نہ کوئی مضمون منتخب کرکے اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تراجم کے لئے ان میدانوں جو میں نے بتائے ہیں، وہ ممالک جہاں عربی نہیں بولی جاتی، ان علاقوں میں کروڑوں مسلمانوں کا نقصان محض ترجمہ نہ ہونے سے ہمارے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ہے- ہمیں اپنے پیغام کو شریعت کے مطابق ہی رکھنا چاہیئے اور اپنا اصل قانونی پیغام نہیں چھوڑنا چاہیئے-

البلاغ میڈیا: کیا آپ شیخ ابو مصعب السوری حفظہ اللہ کے لائحہ عمل جو کہ عالمی اسلامی مزاحمت پر عمل کرنے سے متعلق ہے سے متفق ہیں؟ یا آپ سمجھتے ہیں کہ محاذوں اور تنظیموں سے جہاد زیادہ موزوں ہے، آپ کی راہنمائی اور مشورہ اس سلسلے میں کیا ہے؟

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

معزز شیخ ابو مصعب السوری حفظہ اللہ، اللہ ان کو رہائی نصیب فرمائے آمین، مسلمانوں کے ان دانشوروں میں سے ہیں جنہوں نے نہایت اعلیٰ طریق سے اصلی اسلامی سوچ اور لائحہ عمل کو شائع کیا، اور یہ تنظیموں اور محاذوں کے جہاد سے الگ نہیں، بلکہ یہ دونوں طریق تو ایک دوسرے کے بہترین ساتھی ہیں جہاد کو تکمیل تک لے جانے میں، جہاں تک مشورے اور راہنمائی کی بات ہے تو وہ آپ کتابوں اور مضامین میں بکثرت پائیں گے جو کہ مجاہدین کی طرف سے شائع ہوتی ہیں، جس میں وہ بھی شامل ہیں جو ہماری سائٹس پر پایا جاسکتا ہے۔

البلاغ میڈیا: میرا سوال، محترم شیخ، جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہمارے بھائی جو یہاں موجود ہیں الفلوجہ پر، اللہ ان پر رحمت فرمائے، وہ حق کو بغیر رد و بدل آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں، مگر پھر بھی آپ ایسے لوگ پائیں گے جو ان کے لئے شیطانی بکواس کرتے ہیں کہ یہ انتہا پسند یا تکفیری ہیں، اور یہ خبردار کرتے ہیں کہ یہ فورمز جہاد کی خدمت نہیں جہاد کے خلاف ہیں، مہربانی فرما کر اپنے ان بھائیوں کے دفاع میں کچھ الفاظ فرمائیں، جس کے خلاف صلیبی اور ان کے پالتو جمع ہو چکے ہیں اللہ آپ کو اجر عطا فرمائے۔

شیخ عبدالماجد: الحمدللہ رب العالمین و الصلوات و السلام علی رسول اللہ

یہ بات معلوم ہے کہ اللہ کہ دشمن بڑھ چکے ہیں اور جو لوگ اللہ کے دین کے لئے کام کرتے ہیں وہ مخالفت اور مشکلات برداشت کرتے ہیں، جو لوگ دین کے لئے کام کرتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں، اور اللہ کے لئے کیے جانے والے کام کو اخلاص سے جاری رکھیں، ہم اپنے دشمن کا مقابلہ الفاظ سے نہیں بلکہ جدوجہد سے کرتے ہیں، میں ہمیشہ ان لوگوں سے جو جہاد ودعوت کے میدان میں کام کرتے ہیں کہتا ہوں

سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے۔ اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں
ٹھہرا رہتا ہے۔ اس طرح خدا (صحیح اور غلط کی) مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو)
(۱۷) سورۃ الرّعد

جیسا کہ ہم اللہ کی مدد اور فضل سے اس سوالات اور جوابات کے سلسلے کے اختتام تک پہنچتے ہیں، ہم اللہ کے شکر گزار ہیں کہ ہم اس کو ختم کرنے کے قابل ہوئے، اپنے بھائیوں کو دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں، اللہ ہمیں کامیاب فرمائے اور اور ہماری سیدھی راہ پر راہنمائی فرمائے

آمین

ماخذ:

مرکز البلاغ

بشکریہ:

انصار المجاہدین
انگریزی فورم

ترجمہ پیشکش :

الرباط مرکز نشریات
www.ribatmedia.tk